سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ،17۔نومبر 2021

(یوم الاربعاء،11۔ربیع الثانی 1443ھ)

سترھویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 1

71

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(82)/2021/2680 Dated: 15th November, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 37th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 17th November, 2021 at 11:30 a.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore, the 12th November, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (دوسری ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کا کمیشن، پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کا کمیشن، پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

76

6۔ جناب فیاض الحسن چوہان : جیل خانہ جات
7۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ*
8۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی ومعدنیات
9۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
10۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
11۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف ومذہبی امور
12۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت وانسانی وسائل
13۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
14۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
17۔ جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*
18۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
19۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
20۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
22۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔ میاں محمود الرشید : وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
24۔ ملک اسد علی : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

77

25۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
26۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
27۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک/جنگلی حیات وماہی پروری
28۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
30۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
31۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
33۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

78

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
11۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
12۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
13۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
14۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

79

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

80

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

81

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

بدھ، 17۔نومبر 2021

(یوم الاربعاء، 11۔ ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَالضُّحٰی ① وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ② مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ③
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ④ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ⑤
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ⑥ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی ⑦
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ⑧ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡھَرۡ ⑨ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡھَرۡ ⑩ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ⑪

سورۃ الضحٰی۔ آیات نمبر (1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے (2) اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بیشک دی (6) اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا (7) اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا (11)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد روف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کونین میں یوں جلوہ نما کوئی نہیں ہے
اللہ کے بعد اُن سے بڑا کوئی نہیں ہے
یوں فرش سے تا عرش گیا کوئی نہیں ہے
معراج میں اس درجہ رسا کوئی نہیں ہے
مانگو تو ذرا ان کے وسیلے سے کبھی تم
مقبول نا ہو ایسی دعا کوئی نہیں ہے
حسنین کے نانا کا گھرانہ ہے یگانہ
اس کنبے سے رتبے میں ورا کوئی نہیں
مل جائے جو پنجتن کی غلامی تو یہ سمجھو
کونین میں اور ایسی عطا کوئی نہیں ہے
پڑھتے رہو دن رات نصیر ان کا وظیفہ
ایسا عملِ ردِ بلا کوئی نہیں ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258

2۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی۔213

3۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29

4۔ محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر جناب عبدالحی دستی کی والدہ ماجدہ، مخدوم رضا حسین بخاری کے والد محترم اور جناب جاوید انصاری کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: معزز ممبران اسمبلی عبدالحئی دستی کی والدہ ماجدہ، مخدوم رضا حسین بخاری کے والد محترم اور جناب جاوید انصاری کے بھائی کی وفات ہوئی ہے تو مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب عبدالحئی دستی کی والدہ ماجدہ، مخدوم رضا حسین بخاری کے والد محترم اور جناب جاوید انصاری کے بھائی کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو مؤخر ہوئے)

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات ہیں جن میں ایک سوال کافی عرصہ سے pending چلا آ رہا ہے۔ منسٹر صاحب! کیا سیکرٹری صاحب آئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب مُلک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور سوالات کے جواب کے لئے میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، دیکھ لیتے ہیں۔ پہلا سوال کافی عرصہ سے pending چلا آ رہا ہے جو جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ، آپ کی بارہا rulings آ چکی ہیں کہ جب تک متعلقہ محکمہ کا سیکرٹری نہیں ہو گا تو اس وقت تک ہم وقفہ سوالات شروع نہیں کریں گے۔ آپ نے صحیح point out کیا ہے کہ یہاں پر سیکرٹری زراعت تو موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چونکہ سیکرٹری صاحب نے جواب دینے ہوتے ہیں ناں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کا سوال pending چلا آ رہا ہے جو کہ VC زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے متعلقہ ہے جہاں پر کچھ appointments ہوئی ہیں۔ بہتر ہے کہ سیکرٹری آ جائیں تو پھر ان سوالات کو لے لیں گے لہٰذا سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر سیکرٹری زراعت کی عدم موجودگی کی بناء پر
سوالات مؤخر کئے گئے)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری اس حوالے سے صرف ایک گزارش ہے جسے آپ سُن لیں پھر اور اس کے بعد آپ چاہے اس سوال کو pending کر دیں۔ بات یہ ہے کہ وائس چانسلر کے خلاف ایک انکوائری کمیٹی بنائی گئی جس نے اس بات کو prove کر دیا ہے کہ illegal appointments ہوئی ہیں جو کہ دو، چار، دس، پندرہ یا بیس لوگوں کی نہیں ہیں بلکہ

294لوگوں کی ہوئی ہیں اور انکوائری کمیٹی نے انکوائری مکمل کر کے اپنی سفارشات بھجوائی ہیں۔ وزیر موصوف سے میری بارہا، بارہا مرتبہ اسی موضوع پر بات ہو چکی ہے، ہاؤس کے اندر بھی بات ہو چکی ہے اور آپ کے بھی noticeمیں ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ جب یہ سوال آئندہ ایجنڈے پر آئے تو اس سے پہلے پہلے یہ ensureکر دیں کہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی رپورٹ ہاؤس کے اندر پیش کی جائے۔

جناب سپیکر! دیکھیں، مسٹر قیصر فاروق ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) اور ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی ترقیاتی ادارہ فیصل آباد پر مشتمل تحقیقاتی کمیٹی نے ایک caseمیں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔ اب وہ سفارشات راستے میں ہی کہیں رہ گئی ہیں تو ہمیں ان سفارشات کو صحیح منزل پر پہنچانا ہے اس لئے مہربانی کر کے اس بات کو ensureکریں کہ اگر یہاں پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو اس پر actionکیوں نہیں ہو رہا اور اتنے دنوں سے یہ action lateکیوں ہے؟ کبھی عدالتوں میں اُلجھا دیا جاتا ہے اور کبھی ہاؤس کو کچھ اور بریف کیا جاتا ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ یہاں پر سینکڑوں لوگوں کا issueہے یہ میرے اکیلے یا میرے اکیلے کی constituencyکا issueنہیں ہے بلکہ فیصل آباد کے ان تمام ڈگری ہولڈرز کا اور ان غریب لوگوں کا حق تھا جس پر ڈاکا مارا گیا۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ وزیر موصوف یہاں پر اس کو کیوں نہیں مکمل کروا پا رہے اور کیوں ان لوگوں کے خلاف actionنہیں لے پا رہے؟ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے اس لئے مہربانی کریں اور ہاؤس کی کمیٹی بنائیں جو اس کا فیصلہ کرے۔

جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب ہمارے لاء منسٹر ہیں، ان کی منسٹری نے بھی لکھ کر دے دیا کہ اس بندے نے یہ کام کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو اِسے سزا کیوں نہیں دی جا رہی، کیا وجہ ہے اور اِس کے محرکات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب سپیکر! فاضل ممبر نے کافی تفصیل سے بات کی ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ میں assumeکرتا ہوں کہ اس سوال کو take upکر لیا گیا ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے ایک particular بات کی ہے کہ ایک آدمی نے کوئی غلطی commit کی ہے جس کی نشاندہی انکوائری کمیٹی نے کی۔ میں اس حوالے سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ہی انکوائری کمیٹی نے نشاندہی کی، محکمہ نے اس نشاندہی کے مطابق انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ میں پرچہ درج کروا دیا اور ایف آئی آر نمبر 20/41 فیصل آباد ریجن میں انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کے دفتر میں درج ہے۔ محکمہ کا کام یہی تھا کہ انہوں نے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ میں پرچہ درج کروایا اور وہ اسے pursue کر رہے ہیں۔ اب انویسٹی گیشن کرنا محکمہ کا کام نہیں بلکہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کا کام ہے۔ اس انویسٹی گیشن کی بنیاد پر سزا یا جزا جو بھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سزا اور جزا کی بات کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! سنیں، انہوں نے تو کسی کے سامنے جا کر یہ نہیں کہنا کہ انٹی کرپشن کے پاس یہ معاملہ پڑا ہوا ہے اور آپ اسے take up کر لیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ انٹی کرپشن نے کرنا ہے یا فلاں محکمہ نے کرنا ہے۔ آپ منسٹر انچارج ہیں اور آپ کا فرض ہے کہ آپ سیکرٹری کے ذمہ لگائیں کہ اس معاملے کی انکوائری کی ہے یا نہیں کی تو ہمیں latest رپورٹ پیش کریں۔ آپ انہیں کہہ رہے ہیں کہ یہ تو اِس نے کرنا ہے اور اُس نے کرنا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اگر آپ میری گزارش سُن لیں تو میں اِس کی وضاحت کر دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا خیال ہے کہ سیکرٹری زراعت کو آ لینے دیں ذرا، پھر میں دیکھتا ہوں کہ کیا اصل صورتحال ہے۔ Meanwhile آپ پتا تو کریں کہ اس وقت latest position کیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ میرے پاس latest کارروائی موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو latest کارروائی آپ کے پاس ہے وہ آپ نے پڑھ کر سُنا دی ہے۔ اس کے علاوہ تو کوئی اور نہیں ہے ناں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس وقت accuse نے ہائی کورٹ میں رِٹ کی ہوئی ہے جس پر ہائی کورٹ نے stay دیا ہوا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو میں وہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر ہائی کورٹ نے stay دیا ہوا ہے تو آپ اِسے خارج کروائیں اور محکمہ وکیل کر کے ہائی کورٹ میں اِسے pursue کرے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ تو اِسے pursue کر رہا ہے لیکن آپ بخوبی جانتے ہیں کہ جو ہائی کورٹ میں cases چل رہے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بالکل ہائی کورٹ میں case چل رہے ہوتے ہیں، سارے ڈیپارٹمنٹ والے جا کر اِنہیں pursue کرتے ہیں۔ اِن کا کوئی interest ہوتا ہے تو جا کر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوتے ہیں، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوتے ہیں اور باقاعدہ لاء آفیسرز بھی پیش ہوتے ہیں۔ آپ نے کسی سے بات کی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! آپ کی تیاری نہیں ہے اس لئے اسے آئندہ کے ایجنڈے پر رکھ لیتے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ پیش کرنی ہے تو وزیر موصوف کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون صحت اور سپورٹس کلبز کے لئے کمیونٹی تحفظ کے اقدامات پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں The Punjab Community Safety Measures in Health and Sports Clubs Premises Bill 2021 (Bill No 67 of 2021) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ دو تحاریک التوائے کار ہیں ان میں سے ایک تحریک التوائے کار نمبر 461/21 جناب محمد سلمان کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ملی بھگت سے غیر قانونی نقشہ جات کی منظوری

جناب محمد سلمان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قوانین کے تحت ملتان شہر میں جتنے روڈز MDA بنائے گی ان کے دونوں اطراف 500 فٹ تک جب بھی کوئی بلڈنگ بنے گی تو اس کا نقشہ MDA منظور کرے گی، اس کی ایک متعین کردہ فیس باقاعدہ حکومتی خزانے میں جمع ہو گی اور جو روڈز MDA نے نہیں بنائے ان سب کا کنٹرول میٹروپولیٹن کارپوریشن کی ذمہ داری میں شامل ہو گا۔ جب سے MDA معرض وجود میں آئی ہے اس وقت سے ان قوانین پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور ان کے بنائے ہوئے روڈز کے دونوں اطراف میں جو بلڈنگز بنی ہیں یا بن رہی ہیں ان کے نقشے MDA نے ہی منظور کئے ہیں حتیٰ کہ بعض جگہوں پر تو MDA کے کرتا دھرتا اہلکاران / افسران کی ملی بھگت سے روڈز کی اطراف میں 500 فٹ سے آگے جا کر بھی نقشے منظور کئے گئے ہیں اور وہاں بلڈنگز کھڑی ہیں۔ ان سب معاملات کے پیچھے رشوت، لوٹ کھسوٹ

اور MDA میں کام کرنے والے اہلکاران / افسران کی ملی بھگت شامل ہے۔ اگر کوئی فرد یا پارٹی ان کی ڈیمانڈ کے مطابق رشوت دے دیتی ہے تو اس کی بلڈنگ کا نقشہ پاس ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی بندہ رشوت دینے سے انکار کرے اور ڈیمانڈ کرے کہ میرا کام قانون کے مطابق کریں تو اس کا کام نہیں کیا جاتا۔ انہیں مہینوں چکر لگوا کر آخر میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ MDA کے متعلقہ اہلکاران / افسران کی اس ہٹ دھرمی، کرپشن اور لوٹ کھسوٹ سے جہاں ایک طرف لوگوں کا نقصان ہو رہا ہے وہیں حکومتی خزانے کو بھی ایک بہت بڑا نقصان پہنچ رہا ہے اور یہ مکروہ کام آج سے نہیں بلکہ ایک عرصے سے جاری ہے جو تمام متعلقہ افسران / اتھارٹیز کے علم میں ہے لیکن آج تک کوئی بھی ٹس سے مس ہوا اور نہ ہی کوئی action لیا گیا۔ اس وجہ سے ان culprits کے حوصلے بڑھ رہے ہیں اور اب وہ دیدہ دلیری سے سب کچھ کر رہے ہیں۔ اب تو اس کار خیر میں متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈائریکٹر جنرل، چیئرمین MDA بھی شامل ہیں اور ان کی آشیر باد سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان کی اس لوٹ کھسوٹ اور غیر قانونی act سے شہر بھر کے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ معاملہ بہت سنگین ہے جو اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے کسی سپیشل کمیٹی میں refer کرکے اس کی مکمل چھان بین کی جائے اور جو جو بھی اس میں ملوث پایا جائے اسے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

MR. SPEAKER: It is referred to Special Committee No. 9 to submit its report within two months.

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 462/21 جناب جاوید کوثر اور دیگر ممبران کی طرف سے ہے۔ جناب جاوید کوثر اس کو پڑھ دیں۔

جم خانہ کلب راولپنڈی کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

جناب جاوید کوثر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً 15,16 سال قبل آپ کی مہربانی سے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس وقت آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے بطور

وزیر اعلیٰ پنجاب تقریباً ایک ملین روپے کی grant- in-aid بھی جاری کی۔ راولپنڈی جم خانہ کلب کے قیام کے فوراً بعد آپ، اس وقت کے چیف سیکرٹری سلمان صدیق اور وزیر قانون محمد بشارت راجہ کو اس کلب کی اعزازی ممبر شپ دی گئی جو کہ تا حال قائم ہے۔ اس کے بعد عوام کے لئے باقاعدہ ممبر شپ کا آغاز کیا گیا اور سینکڑوں لوگ مقررہ فیس ادا کر کے اس کلب کے ممبر بنے۔ کلب میں تعمیراتی کام بھی شروع کیا گیا ریسٹورنٹس، کارڈ رومز اور بال رومز کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ علاوہ ازیں کلب میں ایک علیٰحدہ بلاک کی تعمیر کی گئی جس میں باقاعدہ جدید قسم کا جم اور سوئمنگ پول تعمیر کیا گیا۔ کلب میں یہ سب سہولیات آپ کے زیر سایہ اور آپ کی مہربانی کی بدولت مہیا کی گئی تھیں نیز کلب میں سنگ بنیاد کی تختی بھی آپ کے نام کی ہی لگی ہوئی ہے۔ جدید سہولیات پر مبنی اس کلب کی وجہ سے راولپنڈی کے شہری آپ کو دعائیں دیتے تھے لیکن بدقسمتی سے آپ کی حکومت کے بعد کسی بھی حکومت نے اس کلب کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی اقدام نہ کیا اور کلب کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اس کلب کا دورہ کیا۔ مقامی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ اس کلب کو باقاعدہ طور پر فنکشنل کیا جائے، اس کی ممبر شپ کا از سر نو اجراء کیا جائے اور کلب میں ایک residential block کی تعمیر بھی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ بھی حکم دیا کہ کلب کے معاملات کو چلانے کے لئے اور انتظامی سپورٹ کے لئے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جائے۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن نہیں چاہتے کہ یہ کلب بہتر طریقے سے چل سکے بلکہ وہ اس کلب کو بند کرنے کے درپے ہیں۔ مزید بر آں کمشنر صاحب فرماتے ہیں کہ اس جم خانہ کی زمین کا status چیک کیا جائے۔ کمشنر صاحب کے اس حکم سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ آپ کے اور اس وقت کے چیف سیکرٹری کے فیصلے کو غلط قرار دے رہے ہیں نیز وہ چاہتے ہیں کہ اس معاملے کو اسی طرح زیر التواء رکھا جائے تا کہ عوام کے لئے موجود یہ سہولت مفلوج ہو جائے اور نتیجتاً اسے ختم کرنے کا عذر پیدا ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے اور اس پر تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد جم خانہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ راولپنڈی کے مقامی لوگوں کے مفاد کے لئے اس کلب کی سرگرمیوں کو بحال کیا جانا بہت ضروری ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ یہ معاملہ کسی

سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو کہ مکمل تحقیقات کے بعد کلب کی سرگرمیوں کو بحال کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے اور اس ایوان میں مثبت سفارشات پیش کرے۔

MR SPEAKER: It is referred to Special Committee No.12 to submit its report within two months.

لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس میں یہ دیکھنا ہے کہ کمشنر کون ہوتا ہے یہ کہنے والا کہ اس کا status چیک کیا جائے؟ اتنا بڑا ادارہ بن گیا ہے، آپ کو یاد ہو گا کہ اس پر بڑی محنت ہوئی تھی اور اب ایک بندہ اٹھ کر ایسے ہی کہہ دے کہ اس کا status چیک کرنا ہے۔ وہاں اتنی ڈویلپمنٹ ہو گئی ہے تو یہ کمشنر کون ہوتا ہے یہ کہنے والا کہ اس کا status چیک کرنا ہے؟ اس کو ذرا اپنی کمیٹی میں بلائیں۔ کیا یہ کمشنر راولپنڈی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ہاں۔

جناب سپیکر: اس کمشنر کو اتنی بھی سمجھ نہیں ہے؟

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید ایوان میں رپورٹیں پیش کرنا چاہتی ہیں میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان 2020، مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف لاہور 2021 ،(مسودہ قانون راشد لطیف خان یونیورسٹی 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) یورنیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور 2021 کے بارے میں قائمہ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

MS SABRINA JAVAID: Mr Speaker! I lay the reports of Standing Committee on Higher Education on:-.

i) The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 (Bill No. 43 of 2020)

ii) The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 65 of 2021)

iii) The Rashid Latif Khan University Bill 2021 (Bill No. 66 of 2021); and iv) The University of Management and Technology Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 68 of 2021).

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: The reports have been laid.

اسی اجلاس میں ان کو legislation کے لئے لایا جائے۔

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کا کمیشن پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I lay the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on the Local Government

and the Community Development with the direction to submit its report within two months.

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گیلانی صاحب!

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ملتان کے اندر پچھلے دو تین ماہ میں کرائم کی situation اس قدر بدتر ہو چکی ہے کہ دن دہاڑے لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے، دن دہاڑے لوگوں کے گھر میں گھس کر ان کی عزتیں پامال کی جا رہی ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ اس حوالے سے بہت ضروری ہو گیا ہے کہ حکومت پنجاب اس کا ایکشن لے کیونکہ پچھلے ایک ماہ میں تین قتل ہو چکے ہیں اور ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ یہ صرف میری constituency کی بات ہو رہی ہے اس کے علاوہ ملتان کے اندر بے تحاشا ایسے واقعات ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس طرح کرتے ہیں کہ جب لاء اینڈ آرڈر کی discussion ہو گی تو اس کو پھر لاء منسٹر صاحب take up کر لیں گے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ Thank you.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہا تھا Regarding current situation of the crimes.

جناب سپیکر: میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔ already بات ہو گئی ہے آپ لیٹ آئے ہیں لہٰذا آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا۔ اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک 19 نومبر 2021 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک،19۔نومبر 2021

(یوم الجمع،13۔ربیع الثانی1443ھ)

سترہویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 2

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر میٹرو بس سسٹم لاہور کے لئے دریائے راوی کے اوپر پُل کی تعمیر کے ضمن میں آڈٹ سال 18-2017 کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر پنجاب (جنوبی) کی 190 یونین کونسلوں کے حسابات کے ضمن میں آڈٹ سال 19-2018 کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔نومبر 2021

(یوم الجمع،13۔ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ
اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَ
لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

سورۃ الا عمران۔ آیات نمبر(76-77)

ہاں کیوں نہیں، جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور پرہیز گار بنا رہے تو اللہ بھی پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے0 جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں 0 ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا0

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا، نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ "نہیں" ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شبِ اسریٰ
تیرے لئے دو چار قدم عرشِ بریں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم ترا اندازِ طلب کتنا حسیں ہے

حلف

نو منتخب ممبر کا حلف

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ایوان میں ایک نو منتخب ممبر جناب یوڈسٹر چوہان حلف لینے کے لئے موجود ہیں۔ جناب یوڈسٹر چوہان آپ اپنی نشست کے سامنے حلف لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد ممبران کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر پنجاب اسمبلی جناب یوڈسٹر چوہان نے حلف لیا
اور ممبران کے حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب چیئرمین: آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات ہیں لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری بھی ملک سے باہر ہیں اس لئے وقفہ سوالات pending کرتے ہیں اور ہم Zero Hour کی طرف چلتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی
کی بناء پر وقفہ سوالات مؤخر ہوا)

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وزیر صاحب ہیں نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تو پھر اجلاس کس مقصد کے لئے بلایا گیا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رحیم یار خان میں گنے کے کاشتکاروں سے انتظامیہ کا ناروا سلوک

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! اس وقت سندھ پنجاب بارڈر پنجاب سے سندھ کی شوگر ملوں کو گنے کی ترسیل کے سلسلے میں زمینداروں کے احتجاج کی وجہ سے seal ہے جس کے باعث میلوں لمبی گاڑیوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ چونکہ سندھ میں گنے کا

ریٹ 250روپے فی من ہے جبکہ پنجاب کا 225روپے فی من ہے۔ ضلع رحیم یار خان کے ملز مالکان مقامی انتظامیہ کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہوئے زمینداروں کو انتہائی بے عزت کر رہے ہیں، انہیں مارا پیٹا جا رہا ہے اور کنڈوں کے سامنے excavator کے ذریعے کھڈے لگا دیئے ہیں۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ زمینداروں کے حق میں ہے جبکہ کین کمشنر کا فیصلہ بھی گنے کے کاشت کاروں کے حق میں ہے کہ اوپن مارکیٹ میں جہاں زمینداروں کو گنے کا ریٹ زیادہ ملے وہ اپنا گنا وہاں لے جائیں لیکن ضلع رحیم یار خان کے ملز مالکان گنے کے زمینداروں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کر رہے ہیں۔ میری اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے گزارش ہے کہ مقامی انتظامیہ کو منع کیا جائے کہ وہ زمینداروں کو اپنا گنا سندھ میں فروخت کرنے کے لئے لے جانے دیں وگرنہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا بڑا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس وقت بھی وہاں پر ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی میلوں لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں اس وقت پانی کی شدید قِلت ہے۔ ضلع رحیم یار خان صوبہ پنجاب کو بہت زیادہ گندم پیدا کر کے دیتا ہے لیکن وہاں پر اس وقت پانی zero ہے اور نہریں بند ہیں جبکہ گندم کی کاشت کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ ایک دن گندم کی کاشت میں تاخیر ہونے سے کم از کم ایک من فی ایکڑ پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ یہ فوڈ سکیورٹی کا مسئلہ ہے لہٰذا اس پر بھی توجہ فرمائی جائے۔ مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر آب پاشی اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن اس وقت آپ کے پہلے پوائنٹ پر میں، آپ اور لاء منسٹر صاحب اجلاس کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب سے request کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کو حل کریں تاہم آپ لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ منگوا لیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرے پاس لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ موجود ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو بھی سامنے رکھ لیں گے اور لاء منسٹر صاحب سے request کی جائے گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بھیرہ انٹر چینج پر تاریخی شیر شاہ سوری مسجد کی تزئین وآرائش کرنے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! شکریہ، ایک بہت ہی ضروری مسئلہ ہے اس ہاؤس کے اندر I am sure جتنی بھی دنیا جو لاہور سے اسلام آباد جاتی ہو گی وہ بھیرہ انٹر چینج پر رُکتی ہو گی۔ وہاں پر ایک replica بادشاہی مسجد ہے جو کہ شیر شاہ سوری کے دور میں بنی تھی۔ اس مسجد کے لئے سابقا حکومت نے 18-2017 میں تین کروڑ روپے کی گرانٹ دی تھی۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اس تاریخی شیر شاہ سوری مسجد جسے "بگوی خاندان" نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے تو گزارش یہ کرنی ہے کہ اس مسجد کی تزئین و آرائش کے already معاملات چل رہے تھے جو کہ بہت زیادہ خراب ہو گئے ہیں تو میری اس ہاؤس سے request ہو گی کہ خدارا! منسٹر او قاف یا لاء منسٹر صاحب کوئی ایک ٹیم بنا کر "شیر شاہ سوری مسجد" کے جو معاملات ہو رہے ہیں، پر فوری توجہ دی جائے۔ اس مسجد کی paint کی حالت بھی خراب ہے، اس مسجد کے دروازے، کھڑکیوں اور پرانی چیزوں کو سنبھالنے کی طرف بھی توجہ دی جائے کیونکہ وہ ہمارے ملک اور ہمارے حلقے کے لئے ایک بہت بڑی tourist destination ہے تو میری آپ سے یہ humble request ہو گی کہ kindly look into this اور please اس مسئلہ کو حل کروائیں۔ I will be grateful sir. Thank you very much.

جناب چیئر مین: ملک صاحب! متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن لاء منسٹر صاحب اس کو note فرما رہے ہیں اور وہ انہیں دے دیں گے۔ یوڈسٹر چوہان صاحب ہمارے نئے ممبر نے آج حلف اٹھایا ہے تو چوہان صاحب! آپ نے maiden speech کرنی ہے؟ اگر آپ نے پہلی دفعہ اسمبلی میں speech کرنی ہے تو بات کر لیں۔

جناب یوڈسٹر چوہان: شکریہ، جناب چیئر مین! السلام علیکم!، نمستے، good afternoon اور سسری کال۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے جنوبی پنجاب میں خاص طور پر اقلیتوں کے لئے اور ہندو اقلیت کے لئے جو ایک سیٹ کی کمی تھی اسے پورا کیا۔ میں اپنی کمیونٹی کی طرف سے، اپنے

علاقے کی طرف سے، اپنے مسلم بھائیوں کی طرف سے اور کرسچئن کمیونٹی کی طرف سے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام عمل میں لائے اور جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو ختم کرنے کے لئے عملی اقدام اٹھایا۔ آپ کو پتا ہے کہ جنوبی پنجاب پسماندہ علاقہ ہے۔ یہاں پاکستان میں ہندو کمیونٹی اور کرسچئن کمیونٹی رہ رہی ہے لیکن ہندو کمیونٹی کی بہت بڑی تعداد قیام پاکستان سے پہلے کی موجود ہے اور وہاں سے ہمارے ایم پی ایز بھی بنتے آئے ہیں۔ میں اپنی ٹیم کا، اپنی تنظیم کی ٹیم کا اور ورکرز کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرا ساتھ دیا اور مجھے پنجاب اسمبلی کے ایوان تک اللہ کی مرضی سے پہنچایا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں فرزندان رحیم یار خان محترم خسرو بختیار اور محترم ہاشم جواں بخت صاحبان اور اعجاز عالم آگسٹن صاحب کا جنہوں نے especially تاریخ میں پہلی دفعہ ہندو کمیونٹی کے کانجو محلہ کے لئے 10 کروڑ روپے کے فنڈز کا اجراء کیا اور کرشنا مندر ماڈل کا ایک تحفہ انسانی حقوق محکمہ کی طرف سے ہمیں ملا۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی قوم کا جنہوں نے میرا ساتھ دیا، جناب عمران خان صاحب کی ٹیم کا ساتھ دیا اور ہم یہاں پہنچے ہیں۔ میں اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جہاں میرے بھائی موجود ہیں، میرے پارٹی ممبران، میرے رشتہ دار، میرے دوست، میرے ملک کے دوست تو میں انہیں بھی salute پیش کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ شانہ بشانہ چلے۔ میں کوشش کروں گا اپنی قوم کے لئے، اپنے لوگوں کے لئے، اپنے ملک کے لئے کہ پاکستان کی خدمت کروں چاہے وہ اقلیتیں ہوں یا اکثریتی ہوں۔ ہم اپنے ملک کا نام روشن کریں گے، پاکستان کا نام روشن کریں گے اور اسے دنیا میں ایک چمکتا ہوا ستارہ بنائیں گے تاکہ ہمارے لوگ پاکستان میں محنت کریں، یہیں سے ہمارے لوگ پارلیمنٹ تک پہنچیں گے، خاص طور پر ضلع رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب سے لوگ یہاں آئیں گے۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ سے آخر میں salute پیش کرتا ہوں جناب عون عباسی بپی صاحب کو جو ہمارے سینیٹر ہیں اور اپنی تنظیم سازی کے لئے بہتر انداز میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے electable جو یہاں موجود ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ضلع رحیم یار خان کے لوگوں کا

بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں کی لیڈر شپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہندو کمیونیٹی اور کرسچئین کمیونٹی کا ساتھ دیا۔ میں آخر میں دوبارہ اپنے ملک کے لئے، اپنے لوگوں کے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا گو ہوں۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم ایجنڈے کے مطابق آگے چلتے ہیں اور پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے لیکن اس نوٹس کے جواب کے لئے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے اور یہ پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلق ہے لیکن منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے لئے محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے پارلیمانی سیکرٹری تشریف نہیں رکھتے جس کے باعث اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جو کہ پیش ہو چکا ہے لیکن جواب کے لئے پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 566 چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کی طرف سے پیش ہو چکا ہے لیکن وزیر تحفظ ماحول موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567 محترم محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن محترمہ منسٹر صاحبہ موجود نہ ہیں جس کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 606 محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ صحت کی وزیر محترمہ یاسمین راشد سے متعلق ہے لیکن ان کی عدم موجودگی کے باعث اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612 محترمہ نیلم حیات ملک کی طرف سے پیش ہو چکا ہے لیکن وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد صاحبہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 615 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

یکساں نصاب تعلیم کے تحت شائع ہونے والی اسلامیات کی کتب میں فاش اغلاط کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بحوالہ روزنامہ "جنگ" 26 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق یکساں نصاب تعلیم کے تحت شائع ہونے والی کتاب میں کلمہ دوئم کے مکمل الفاظ شامل نہیں ہیں۔ تیسری جماعت کی اسلامیات کی شائع کتاب میں کلمہ شہادت کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت نہیں لکھی گئی۔ اسلامیات کی کتاب کے ایڈیشن 2022 -2021 کے صفحہ 16 پر مکمل کلمہ موجود نہیں ہے۔ ان فاش غلطیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے تمام حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: وزیر سکولز ایجوکیشن مراد راس صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نمبر 615 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 616 محترمہ عظمیٰ کاردار کی طرف سے ہے۔

صوبہ میں غیر قانونی چنگ چی رکشوں کی بھرمار

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 5 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق لائسنس، نہ نمبر پلیٹ، چنگ چی رکشے عذاب بن گئے، کم عمر، اناڑی ڈرائیورز کے سڑکوں پر کرتب، شہریوں کی طرف سے کارروائی کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ چنگ چی رکشے ڈرائیور نمبر پلیٹ اور لائسنس کے سوال پر سو بہانے بناتے ہیں۔ کسی کے پاس وقت نہیں تو کوئی دیہاڑی دار ہونے پر اس کی ذمہ داری مالک پر ڈال دیتے ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! I oppose it

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اگر محترمہ نے اس پر کوئی بات کرنی ہے تو وہ کر لیں پھر میں بعد میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! چنگ چی رکشوں کا مسئلہ ہر علاقے میں موجود ہے۔ یہ اپنے رکشے سڑکوں پر اندھا دھند چلاتے ہیں اور کرتب دکھاتے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ نہ ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور نہ ہی رکشوں پر نمبر پلیٹ لگی ہوتی ہے۔ اگر یہ پکڑے بھی جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ڈرائیور ہیں اس کا مالک کوئی اور ہے اس کو جا کر پکڑیں۔ بیچارے شہریوں کے لئے یہ مسئلہ بہت بڑا عذاب بن چکا ہے۔ شہری لوگ جب اپنے کاموں کے لئے جاتے ہیں تو بہت مشکل میں آجاتے ہیں۔ ٹریفک کا رش بہت ہوتا ہے اور ان رکشوں کی وجہ سے ایکسیڈنٹس بھی بہت ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کا سدباب ہونا چاہئے اور کوئی ایسا طریق کار بنانا چاہئے کہ یہ بھی کسی قواعد و ضوابط کے تحت چلیں۔ سب سے پہلے تو ان کی رجسٹریشن ہونی چاہئے دوسرا یہ کہ جو یہ کرتب دکھاتے ہیں، رکشوں کو آگے پیچھے اور زگ زیگ کر کے ٹریفک کو disturb کرتے ہیں جس سے لوگ پریشان ہوتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ لہٰذا اس کا سدباب ہونا لازم ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک درست ہیں، یہ تو اس کا ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جاتی ہے یا نہیں؟ میرا concern اس سے ہے۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کی رجسٹریشن نہیں ہوتی تو وہ درست نہ ہے۔ اس وقت تک ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے ایک لاکھ 14 ہزار 8 سو 58 رکشوں کی رجسٹریشن کی ہے۔ جنوری سے لے کر اکتوبر تک پولیس نے 4 لاکھ 26 ہزار 21 چالان کئے ہیں۔ ان میں سے 6 ہزار 742 کم عمری والوں کے خلاف چالان کئے گئے ہیں۔ 11 ہزار 254 ٹریفک رولز کی violation کرنے پر چالان کئے گئے ہیں۔ 17 ہزار 882 چالان overspending کے

حوالے سے کئے گئے ہیں۔ ایک لاکھ 62 ہزار 481 چالان بغیر لائسنس والوں کے خلاف کئے گئے ہیں۔ 80 ہزار 721 چالان without رجسٹریشن والے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ محترمہ کا concern اپنی جگہ پر درست ہے لیکن میں یہ بات واضح کرنا چاہتا تھا کہ اگر خلاف ورزی ہوتی ہے تو متعلقہ ادارے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ قرارداد آنے کے بعد اِنشاء اللہ متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے گی کہ مزید مؤثر طریقے سے اس پر کارروائی کریں اور جو لوگ یہ خلاف ورزی کرتے ہیں مؤثر طریقے کے ساتھ ان سے نمٹا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب صہیب احمد ملک کا ہے اس کا نمبر 641 ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جو محترمہ نے زیرو آر پیش کیا تھا اس کو میں نے oppose کیا تھا۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ کی عدم موجودگی

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ (سرگودھا) میں گائنی ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث خواتین مریضوں کو اپنی پیچیدہ امراض خصوصاً زچگی کے علاج کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ کچھ عرصہ قبل عوام کو ہسپتال میں 3 گائناکالوجسٹ کی تقرری کی نوید سنائی گئی تھی مگر انہوں نے بھیرہ ہسپتال کی joining سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت کی طرف سے مریضوں کو علاج معالجہ کے لئے ہر قسم کی مشینری سہولیات اور آلات فراہم کئے گئے ہیں جو استعمال نہ ہونے سے بے کار ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نوٹس نمبر 641 کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 642 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 645 جناب محمد طاہر پرویز اور جناب واثق قیوم عباسی کی طرف سے ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 653 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔

فیصل آباد کے علاقے مکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 3 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد کے علاقہ مکوآنہ (Makoana) میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکہ ہوا جس سے تین مزدور زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک خاتون ورکر جاں بحق ہوگئی۔ یاد رہے کہ فیصل آباد کے مختلف علاقوں میں ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور قیمتی انسانی جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے لیکن ابھی تک حکومت کے متعلقہ ادارے کی طرف سے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ ان فیکٹریوں کے ورکرز کی حفاظت کے لئے ضروری اور فوری اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ نہیں ہیں لیکن اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کرلیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! اس کو pending کردیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو pending کرتے ہیں۔ اب ہم Adjournment Motion لیتے ہیں جناب محمد معظم شیر!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ٹائم ہے ایجنڈا چلالیں پھر پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جب کوئی منسٹر نہیں آتا اور کوئی دلچسپی نہیں لیتا تو ہاؤس کو بند کر دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی! آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

ایوان میں وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کی عدم موجودگی

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! یہ صورتحال اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہے جب سوالات آتے ہیں تو ان کے وزیر صاحبان نہیں ہوتے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بھی نہیں ہوتے تو یہ کام کیسے چلے گا؟ ہمیں لوگ کیا کہیں گے کہ آپ وہاں کیا کرنے کے لئے جاتے ہیں؟ جبکہ وہاں منسٹر صاحبان جن کے متعلقہ سوالات ہوں وہ تشریف بھی نہ لائیں یا وہ کوئی درخواست بھی نہ دیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہے بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے بھی اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔ راجہ صاحب اکٹھا جواب دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر اسی سے relevant ہے تو آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں رانا محمد اقبال خان کی بات کو ہی آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ آج آپ باقی بزنس کو چھوڑ دیں۔ آپ زیرو آر کو دیکھیں اس میں تقریباً چودہ نوٹسز تھے اور اس میں گیارہ نوٹسز ایسے ہیں جن کے متعلقہ منسٹرز صاحبان ہیں وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ چونکہ قوم میڈیا سے ہی تاثر لیتی ہے تو میڈیا ہمارے ایک ایک دن کا حساب کرتا

ہے۔ آپ کا تواتر کے ساتھ ہر ہفتے، ہر ماہ حساب کرتا ہے، ایک دن جو ایم پی اے نے اجلاس attend کیا تو اس کا اتنا خرچہ آ گیا حالانکہ ہمیں گلہ ہے کہ پاکستان کے اور اداروں کا میڈیا نے کبھی بھی ایک سال کا حساب ایک خبر کے طور پر نہیں چھاپا لیکن ہمارے ایک دن کے جو اخراجات ہیں اس کا حساب لیا جاتا ہے۔ کیا یہ ذمہ داری جو ہم سب کی ہے تو کیا یہ منسٹرز کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس تاثر کو زائل کریں۔ کیا اس ہاؤس میں صرف لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا موجود ہونا ضروری ہے یا منسٹر چودھری ظہیر الدین صاحب بیٹھے ہیں عموماً average ان دو کے علاوہ ایک یا دو منسٹرز صاحب ہوتے ہیں۔ کیا ساری اسمبلی کا بوجھ ان پر ہے؟ کیا سارے ڈیپارٹمنٹس کا جواب ان دونوں نے دینا ہے یا منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے دینا ہے؟

جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں اور میں یہاں آپ کے سامنے بات رکھوں گا کہ تین سال بعد منسٹرز اور ایم پی ایز، calculate کرتے ہیں حکومت کی کارکردگی، آج یہ جو سیٹیں خالی ہیں یہ سیٹیں اس لئے خالی ہیں کہ پی ٹی آئی کی حکومت وہ بھلے وفاق میں ہو یا پنجاب میں عوام کو deliver نہیں کر سکی۔ اس لئے ان سیٹوں پر سناٹا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی کارکردگی اچھی ہے یا بُری ہے اس کا یقیناً فیصلہ جا کر الیکشن میں ہو گا لیکن ان کے رویئے تو ابھی سے شکست خوردہ ہیں، یہ ابھی سے ہار مان چکے ہیں اور ایک یا دو منسٹرز کو آگے لگا کر بزنس کا یہ حال کرتے ہیں تو پھر وہ خبریں لگیں گی کہ اجلاس ہوا 371 کا ایوان ہے اور اتنا خرچہ آ گیا۔ public importance کے جو issues ہیں آپ دیکھیں کہ میرا اپنا زیرو آر پہلے نمبر پر ہے اور اگر آپ اس کی date دیکھ لیں تو تقریباً اس نوٹس کو چار سے چھ ماہ ہو گئے ہیں منسٹر صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں نے راولپنڈی کی رنگ روڈ سکینڈل پر زیرو آر دیا تھا۔ میری خواہش یہ ہے کہ اگر میں اکیلا راولپنڈی رنگ روڈ پر تقریر کروں، میں اعتراضات اٹھاؤں، وہاں پر جو کرپشن ہوئی ہے اس کی بات کروں اور آگے سے اس کی وضاحت کوئی نہ کر سکے، منسٹر ہو گا تو میری باتوں کا جواب دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ میں الزام بھی لگاؤں وہ اس کو clarify کریں گے لیکن چھ ماہ سے اس ہاؤس کے اندر وہ منسٹر موجود نہیں ہے اور وہ جواب دینے کے لئے نہیں آتا۔ یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں اور ایسی بے شمار ہماری تحریک التوائے کار ہوں تو ہمیں صرف لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جواب مل جاتا ہے باقی کسی کا اس میں کوئی جواب نہیں ملتا۔ میں نے چونکہ

ایک اسمبلی اور دیکھی ہوئی ہے مجھے یاد ہے کہ لاءمنسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی اسی اسمبلی کا حصہ تھے چودھری صاحب بھی اسی اسمبلی کا حصہ تھے وہ پانچویں سال تک یہ نشستیں آباد تھیں اگر ان کو میری بات یاد ہو تو یہ پانچویں سال تک یہ منسٹرز کی سیٹیں بھری ہوتی تھیں۔ کیا وجہ ہے کہ یہ تین سال بعد دلچسپی چھوڑ گئے ہیں؟ اب میں سیاسی بات کر چکا ہوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی وجہ ہے تو انہیں اپنی صفوں کو درست کرنا چاہئے اور یہاں منسٹرز کی حاضری پوری ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دو حوالے سے بات کی ایک تو منسٹرز صاحبان کی غیر حاضری کے حوالے سے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور منسٹرز صاحبان کو یہاں پر حاضر ہونا چاہئے، انہیں اپنا بزنس take up کروانا چاہئے اور اس کا جواب دینا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ اسی ایوان میں یہ طے پایا تھا کہ محکموں کے سیکرٹریز جب تک نہیں آئیں گے تو اس وقت ان کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بزنس take up نہیں کیا جائے گا۔ وہ ایک یا دو دن ہم نے دیکھا، اب جب آپ Question Hour شروع کرتے ہیں تو آپ کو point out کیا جائے تو آپ پوچھ لیتے ہیں کہ کیا سیکرٹری صاحب موجود ہیں یا نہیں۔ اس لئے ایک تو میری یہ استدعا ہے کہ آئندہ کے لئے یہ آپ طے کر لیں کہ جس محکمے سے متعلق Question Hour ہو گا تو وہ concerned secretary اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں آکر بتائے گا کہ آج میرا بزنس take up ہو رہا تھا اور میں آگیا ہوں، ایک تو یہ کر لیں۔ دوسرا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ایک دفعہ پھر آپ کی طرف سے یہ رولنگ آنی چاہئے کہ concerned Ministers کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا اور ہم پورے پنجاب کی آبادی میں سے 371 لوگ elect ہو کر آئے اور 371 میں سے پھر 35 لوگ ایسے آئے یا 36 لوگ ایسے آئے یا جو منسٹرز کی تعداد ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی اور ذمہ داری دی کہ آپ نے یہ ذمہ داری پوری کرنی ہے۔ میں انتہائی دکھ

کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ بارہا request کرنے کے باوجود اس سلسلے کو ہم streamline نہیں کر سکے۔ میری آپ سے استدعا ہوگی کہ آپ ایک دن، جس طرح زیرو آر کی بات ہوئی اور جناب سمیع اللہ خان صاحب نے بات کی تو یہ رنگ روڈ کا معاملہ پچھلے چھ مہینے سے چل رہا ہے، آپ ایک دن مقرر کر لیں اور concerned Minister کو کہیں کہ آج ہم نے کوئی اور بزنس نہیں لینا اور یہ جو زیرو آر کا بزنس pending چلا آرہا ہے آپ اس کو clear کرائیں۔ ایک دن مقرر کر لیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں باقی بزنس ہم چھوڑ دیں گے لیکن at the end of the day جب اسمبلی کی کارکردگی کے متعلق لکھا جائے گا تو اس میں جہاں ہمارا رول ہے اور جہاں اپوزیشن کا رول ہے تو وہاں آپ کا بھی رول ہے اور کارکردگی آپ نے چھاپنی ہے۔ اس میں لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنے question disposed of کئے، وہاں پر لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنی Privilege Motions disposed of کی ہیں اور وہاں پر لکھا جائے گا کہ آپ نے کتنی Adjournment Motions disposed of کی اور وہاں پر لکھا جائے گا کہ کتنے زیرو آر نوٹسز تھے جو آپ نے dispose of کئے۔ یہ ساری چیزیں مل کر اسمبلی کی کارروائی یا کارکردگی کا حصہ بنتی ہیں تو اس کے لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس پر political scoring کریں، کوئی political scoring نہیں ہے منسٹرز کو پابند کیا جائے اور وہ یہاں تشریف لائیں۔ میں بھی چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا، یہ معاملہ اس طرح چل سکتا ہے اگر نہیں تو پھر جس طرح سمیع اللہ خان فرمارہے تھے جس لحاظ سے مرضی آپ اس کو constitute کر لیں کہ کوئی مرضی سے نہیں آتا، جان بوجھ کر نہیں آتا یا مصروفیات کی وجہ سے نہیں آتا تو کم از کم یہ بات طے ہونی چاہئے جہاں تک گورنمنٹ کی کارکردگی سے متعلق ہے تو میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک منسٹر کی حد تک محدود نہیں overall collectively دیکھا جائے کہ تین سال کے بعد کیا اس گورنمنٹ کی کارکردگی ہے اور پانچ سال بعد جب ہم نے الیکشن میں جانا ہے تو لوگوں نے ہمیں ہماری کارکردگی پر ووٹ دینا ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ پرائم منسٹر جناب عمران خان اور چیف منسٹر جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں سرخرو ہوں گے لیکن دو سال ابھی پڑے ہیں اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ براہ مہربانی تھوڑا سا چیئر کو بھی ذرا سخت عمل اختیار کرنا پڑے گا تاکہ اس معاملے کو ٹھیک کیا جا سکے کیونکہ Now this is become an

embarrassment for the government, embarrassment for the opposition and embarrassment for the Assembly. اس کو حل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کے اور ہاؤس کے چند لمحات لوں گا اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! overall ہمارے ملک میں 9 سو کے قریب معزز ممبران ساری اسمبلیوں کے لئے چُنے جاتے ہیں اور الیکشنز میں حصہ لینے والے ممبران 3 ہزار کے قریب ہوتے ہیں اگر تین تین ممبران کی average لگائی جائے تو اُن میں سے جیتے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چُنے گئے لوگوں میں سے ہوتے ہیں جو یہاں پر اس وقت 371 لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ 1 سال کے اندر 8 ہزار 7 سو 60 گھنٹے ہوتے ہیں اور اُس میں سے صرف 4 سو 40 گھنٹے اسمبلی ہوتی ہے 8 ہزار 7 سو 60 گھنٹوں میں سے اگر ہم 440 گھنٹے بھی ایوان کو نہیں دے سکتے تو پھر ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم جن لوگوں کی نمائندگی کرنے کے لئے منتیں کر کے ٹکٹ لیتے ہیں، منتیں کر کے ووٹ لیتے ہیں اور منتیں کر کے یہاں پر اپنی اپنی سیٹوں پر براجمان ہوتے ہیں یہ ذمہ داری ہر ایک کے اپنے سمجھنے کے لئے ہے اور جہاں تک کارکردگی کی بات ہے ان نامساعد حالات میں اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں اور اپوزیشن کئی جگہ پر ہماری قانون سازی میں ہمارے ساتھ معاون ثابت ہوتی ہے۔ آپ قانون سازی کو لے لیں کہ جتنی قانون سازی پنجاب اسمبلی میں ہوئی ہے یہ ایک land mark ہے اُس میں لاء منسٹر صاحب کا main حصہ ہے اور اس کے اوپر سپیکر صاحب کی توجہ اور جناب عثمان بزدار صاحب کی سرپرستی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے یہاں آنے کی حاضری دینے کی main وجہ ہے وہ اپنی پارٹی سے commitment ہوتی ہے اُس کے اوپر بھی ہمیں قائم رہنا چاہئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسی بھی طرح سے پرانا چھانگا مانگا کلچر نہ آئے، اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر قانون سازی کرنے کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے جو allies ہیں جس میں جی ڈی اے، ایم کیو ایم اور پاکستان مسلم

لیگ (ق) ہے تو پاکستان مسلم لیگ (ق) اپنے معروضات پیش کرنے کے بعد ایک بہت بڑی قانون سازی کا حصہ بنی جو ایک mark land قانون سازی ہوئی ہے تو ہم آگے کی طرف چلے ہیں اب میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں:

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

ٹیکنالوجی کی طرف جانے میں ہمارے اتحادیوں نے ہماری مدد کی ہے۔ جناب عمران خان کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا ہے اُس کے لئے میں اپنے اتحادیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب! نے بڑا صحیح فرمایا کہ تمام سیکرٹریز کو question hour میں ہونا چاہئے اس میں کوئی دورائے نہیں ہے پہلے بھی چیئر اس بارے میں رولنگ دے چکی ہے regarding ministers سب کو notify کیا جاتا ہے کہ آپ کا آج بزنس ہے تو منسٹرز کو بھی یہاں ایوان میں ہونا چاہئے اگلا جو بھی زیرو آور ہو گا اُس میں منسٹرز صاحبان کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ اب laying of the reports پر جاتے ہیں۔ minister for law to lay the reports جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ!

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، ابھی کچھ دیر بعد پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب!

جنوبی پنجاب کی 190 یونین کونسلز کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ بابت سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Chairman! I lay the audit report on

the Accounts of 190 Union Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

MR. CHAIRMAN: The report has been laid and referred to the Public Accounts Committee 2 for examination and report within one year.

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب! دوسری رپورٹ بھی ہے۔

میٹرو بس سسٹم لاہور کے لئے دریائے راوی پر پُل کی تعمیر کے بارے کارکردگی آڈٹ رپورٹ سال 18-2017 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja:) Mr. Chairman! I lay the Performance Audit Report on construction of Bridge over River Ravi for Metro Bus System, Lahore for the Audit Year 2017-18.

MR. CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee 2 for examination report within one year.

جناب چیئرمین: جی، اجلاس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جی، جناب محمد معظم شیر اپنی تحریک التوائے کار نمبر 21/436 پیش کریں۔

سرکاری نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کرنے کا مطالبہ

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے

اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سیکرٹری (ریگولیشن) محکمہ S&GAD حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن مورخہ 25 مئی 2018 کے مطابق صوبہ میں ایک سپیشل زون بنایا گیا ہے جو کہ ملتان ڈویژن، ڈیرہ غازیخان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن ہے۔ میانوالی و بھکر اضلاع کو اس زون میں شامل کیا گیا ہے۔ ان ڈویژن و اضلاع کو پسماندہ قرار دے کر ان اضلاع کے Bonafide رہائشیوں کو BS-16 اور اوپر کی 20 فیصد آسامیاں بھرتی کے لئے مختص کر دی گئیں جبکہ وزیراعلیٰ نے اس کوٹہ کو بڑھا کر 35 فیصد کا اعلان کیا تھا۔ جس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اب بھی اس میں خوشاب کو شامل نہیں کیا جا رہا۔ کیونکہ ان سپیشل زون کے رہائشی ناخواندہ ہیں یہاں پر شرح خواندگی انتہائی کم ہے جبکہ حلقہ PP-84 خوشاب جو کہ خوشاب اور نور پور تھل کی تحصیلوں پر مشتمل ہے یہ تمام علاقہ جات ریگستان اور تھل پر مشتمل ہیں یہاں پر دور دور تک سکول اور کالج نہ ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر شرح خواندگی ان سپیشل زون کے اضلاع سے بھی کم ہے۔ ان تحصیلوں کو بھی اس سپیشل زون میں شامل ہونا چاہئے تھا۔ ایسا نہ کر کے ان تحصیلوں کے جو چند ایک پڑھے لکھے افراد ہیں ان کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں اور ان تحصیلوں کے افراد میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اب لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 کے بارے مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین !The Thal University Bhakkar Bill 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب طارق مسیح گل صاحب ! اپنی سیٹ پر آکر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین ! شکریہ

جناب چیئرمین : طارق گل صاحب ! جلدی بات کر لیں وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین ! تقریباً کوئی آٹھ دس دن سے دو ٹی وی چینل کے ذریعہ سے مسیح قوم کے درمیان ایک عجیب قسم کی خبر گونج رہی ہے اور مسیح قوم کو چیرتی ہوئی علاقے میں رواں دواں ہے خبر یہ ہے کہ یوحنا آباد کے ساتھ ایک مسیح ادارہ ہے دارالحکمت کے نام سے ہے وہ ادارہ جس کے اندر یتیم، مسکین اور غریب لوگوں کو تعلیم دی جاتی ہے وہ ادارہ جو کہ چیرٹی کا ادارہ ہے اور چرچ کی پراپرٹی ہے اُس پراپرٹی کو آج Human Rights Cell Minority Affairs کے منسٹر کی فیملی سے تعلق رکھنے والے لوگ جن میں منسٹر صاحب کی Mrs اور اُن کا داماد شامل ہے ۔انہوں نے اس ادارے کو بیچنے کا agreement کر دیا ہے۔ یہ ادارہ کسی کی پراپرٹی نہیں بلکہ یہ چرچ پراپرٹی ہے اس کو بیچنے والا اور اس کو خریدنے والا سات سال کی قید بھگتے گا۔

جناب چیئرمین: گل صاحب ! میرے خیال میں آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو یہ بہتر رہے گا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی دی ہوئی ہے۔ آپ کی مہربانی اس پر غور فرمائیں کیونکہ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کے knowledge میں بھی یہ بات لے آئیں تاکہ وہ اس پر ایک کمیٹی بنادیں اور اس کے بعد ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرلیں اگر وہ agreement cancel ہوسکتا ہے تو اس کو cancel کروادیں۔

جناب چیئرمین: گل صاحب! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو انشاءاللہ اس کو جلدی take up کرلیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ قوم میں جو بدامنی اور بے چینی کی خبر گونج رہی ہے اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین: گل صاحب! جی، انشاءاللہ۔

The House is adjourned to meet on Monday, 22 November 2021 at 11.30 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار،22۔نومبر 2021

(یوم الاثنین،16۔ربیع الثانی 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 3

123

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

125

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

سوموار ،22۔نومبر 2021

(یوم الاثنین،16۔ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿١٩﴾

سورۃ الاعلیٰ۔ آیات نمبر(14 تا19)

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہ بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم) ہے(18)(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی اِس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
جس کی رحمت سے تقدیرِ انساں کُھلے اُس کی جانب ہی دروازہء جاں کُھلے
جانے عمرِ رواں لے کے جاتی کہاں خیر سے مُجھ کو خیر البشر مل گیا
اُن کا دیوانہ ہوں اُن کا مجذوب ہوں کیا یہ کم ہے کہ میں اُن سے منسوب ہوں
سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک مجھ کو اتنا تو زادِ سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہُوا مصطفیٰ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

تعزیت

معزز ممبر چودھری لیاقت علی کے بڑے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے معزز ممبر پنجاب اسمبلی چودھری لیاقت علی کے بڑے بھائی عطا محمد کا انتقال ہوا ہے تو مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: ہمارے اس معزز ایوان میں سٹی سکول گوجرانوالہ کیمپس کے طلباء آئے ہوئے ہیں جنہیں ہم welcome کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اجلاس دیر سے شروع ہوا ہے اور آپ بڑی دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سٹی سکول گوجرانوالہ کیمپس کے طلباء کی پوری طرح خاطر تواضع کی جائے اور انہیں ایسے نہ بھیجا جائے۔

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں لہذا سوال نمبر 1165 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں تو اس سوال نمبر 1168 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 1271 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس و دیگر ٹیکسز کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*1271: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس ادا کرتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں 16۔2015 اور 18۔2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی ریکوری ہوئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ میں 18۔2017 اور 17۔2016 میں کتنا لگژری ٹیکس جمع ہوا ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں سینما گھروں / تھیٹرز سے کتنا ٹیکس موصول ہوتا ہے اور کس کس تھیٹر و سینما سے کتنی آمدن موصول ہو رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس ادا کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل ٹیکس گزاران پراپرٹی ٹیکس	21401
کل ٹیکس گزاران پروفیشنل ٹیکس	17710

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ریکوری
1	2015-16	9,51,71,953
2	2017-18	10,95,39,045
	میزان	20,47,10,998

(ج) صوبہ میں 17-2016 اور 18-2017 میں جمع شدہ لگژری ٹیکس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام سینما ہال مورخہ 18 اکتوبر 2013 سے 31 دسمبر 2016 تک انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ تھے اس کے علاوہ تمام نئے تعمیر شدہ سینما ہالز کو 5 سال کے لئے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن تاحال سینما ہالز سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی شروع نہ ہو سکی ہے جبکہ تھیٹرز پر 20 فیصد کی شرح سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں تھیٹرز سے وصول ہونے والی انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی از جولائی 2018 تا فروری 2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	فرینڈز تھیٹر	-/2,94,500 روپے
2۔	میرین تھیٹر	-/3,35,000 روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال ساہیوال سے متعلق ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کا جو ریٹنگ ایریا بڑھایا ہے اس کا کیا معیار ہے کیونکہ جو چکوک انہوں نے "نئے پاکستان" میں شامل کئے ہیں اور لوگوں کو ٹیکس دینے پر مجبور کر رہے ہیں تو جو نیا ریٹنگ ایریا انہوں نے declare کیا ہے وہ کن بنیادوں پر کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، چلیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! ریٹنگ ایریا کے حوالے سے جو کمی بیشی ہوتی ہے، محکمہ ایکسائز اور محکمہ لوکل گورنمنٹ والے مل کر decide کرتے ہیں۔ جو بھی ریٹنگ ایریا بنایا جاتا ہے اس کے شیڈول موجود ہیں جس میں residential کا علیحٰدہ شیڈول ریٹ ہے اور کمرشل کا علیحٰدہ شیڈول ریٹ ہے۔ اس سوال میں معزز ممبر نے چکوک کا ذکر نہیں کیا تھا اور اگر وہ کر دیتے تو ہم ان چکوک کے حوالے

سے رٹینگ ایریا کے حساب سے شیڈول ریٹ بتا دیتے۔ اگر وہ specifically چکوک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں specifically پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں چک نمبر 89/9-L, 94/6-R, 89/6-R کمیر، 119/9-L اور 118/9-L وغیرہ جیسے گاؤں، چکوک اور دیہات کو رٹینگ ایریا میں شامل کر دیا ہے۔ چونکہ محکمہ ایکسائز نے ساہیوال کے ان چکوک کے لوگوں پر ٹیکس لگایا ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس ابھی جواب نہیں ہے تو میرے سوال کو pending فرما دیں اور اسی سیشن میں ان سے جواب منگوا لیں۔

جناب سپیکر: ایکسائز کے سیکرٹری صاحب یہاں پر آئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):
جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس وقت ملک سے باہر ہیں اور گیلری میں ڈی جی صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: دو تین چیزیں ہیں جو میں چاہ رہا ہوں کہ اگر تو یہ دیہات ہیں تو دیہاتوں پر میرا خیال ہے کہ کوئی ٹیکس نہیں ہے کیونکہ میں نے آج تک نہیں سنا۔ کیا کوئی نیا سسٹم بنا ہے کہ دیہاتوں پر بھی ٹیکس لگانا ہے؟ چیمہ صاحب! آپ کا بھی اپنا دیہات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):
جناب سپیکر! کچھ دیہات ایسے ہوتے ہیں جو ریونیو ریکارڈ میں تو دیہات ہوتے ہیں لیکن شہروں کے بالکل قریب آ جاتے ہیں اور وہ تقریباً semi-commercial type and residential type بن جاتے ہیں جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہوگا کہ سوسائٹیاں بنتی تو دیہات میں ہیں لیکن وہ شہروں کے مضافات میں ہوتی ہیں۔ یہ جن چکوک کا ذکر کر رہے ہیں ان کا ذکر ان کے سوال میں نہیں تھا تو ہم انہیں اس علاقے کے proper scheduled rates کی پوری کاپی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مہیا کر دیتے ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی سوال ہوا تو پھر یہ نئے سرے سے اپنا سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اس دوران آپ محکمہ سے مکمل detail لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دوسرا یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں تو اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بہت زیادہ یہ چیز سامنے آ رہی ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں لیکن اب تو خیر یونیورسٹیوں میں بھی نارکوٹکس کے حوالے سے بہت عام چیز ہو گئی ہے۔ کوئی گولیاں فروخت ہو رہی ہیں اور اسی طرح کی کوئی چیزیں فروخت ہو رہی ہیں تو اس کے اوپر action ہونا چاہئے۔ کوئی سسٹم بننا چاہئے کیونکہ آپ کا محکمہ ہے اور اوپر وفاقی محکمہ بھی ہے تو آپ کو مِل جُل کر کچھ کرنا چاہئے اور as a policy ہونا چاہئے۔ نہیں تو یہ جس طرح پھیل رہا ہے تو یہ بڑا ہی unfortunate ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور سُن بھی رہے ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہو رہا اور اس معاملے کے اُوپر محکمہ نے کب serious ہونا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں کہ واقعی ہماری سوسائٹی کا بڑا المیہ ہے کہ یہ چیز بڑھتی جا رہی ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: میری یہ بات سیکرٹری ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول بھی سُن رہے ہیں تو اسے حکومتی سطح پر کچھ کرنا چاہئے کیونکہ یہ معاملہ بڑا serious ہوتا جا رہا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب تو آئے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر ڈی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ڈی جی صاحب بیٹھے ہیں اور سیکرٹری صاحب نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بھی آنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ڈی جی صاحب پر ہی گزارہ کر لیں۔

(اس دوران سیکرٹری ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول گیلری میں داخل ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب اب آئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ہم بات یہ کر رہے تھے، اس وقت آپ کے ڈی جی صاحب بھی سن رہے ہیں کہ خاص طور پر سکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں نشہ فروخت ہو رہا ہے لیکن اس کے سدباب کے لئے آپ کے محکمے کی طرف سے کچھ ہو رہا ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کی طرف کوئی تحرک ہو رہا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی حکومت کو اس کے لئے مل کر effort کرنا پڑے گی۔ جس طرح یہ نشہ پھیل رہا ہے اس سے بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے لہٰذا اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آپ کی observation بالکل درست ہے اور اس سلسلے میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی کارروائی کرتا رہتا ہے اور جہاں کہیں پولیس کو اطلاع ملتی ہے پولیس بھی کارروائی کرتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے خصوصی طور پر اقدامات ہونے چاہئیں تو وہ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں نارکوٹکس کے حوالے سے علیٰحدہ سے ایک ڈائریکٹوریٹ بنایا جا رہا ہے۔ اس ڈائریکٹوریٹ کا کام صرف اور صرف نارکوٹکس کو ہی deal کرنے کا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت اس محکمے میں ڈی جی صاحب ٹیکسیشن کے حوالے سے بھی دیکھتے ہیں، رجسٹریشن کے حوالے سے بھی دیکھتے ہیں اور اس طرح سارے کام ایک ہی ڈی جی کو کرنے

پڑ رہے ہیں۔ ہمارا یہ معاملہ زیر غور ہے بلکہ تقریباً آخری مراحل میں ہے کہ ہم علیٰحدہ ایک ڈائریکٹوریٹ بنا رہے ہیں جو صرف اور صرف اس معاملے کو ہی دیکھے گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن اب آپ کے پاس ٹائم بھی اتنا نہیں ہے اس لئے میری نظر میں یہ کام بہت لیٹ ہوا ہے۔ چلیں اب شروع تو ہو جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ علیٰحدہ ڈائریکٹوریٹ کا قیام جلد ہی عمل میں آجائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شروع تو ہو جائے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال تو pending ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: میں آپ کی اجازت سے اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ نارکوٹکس کے متعلق میں نے پچھلے سیشن میں یہ بات کی تھی۔ میں آپ کے اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نارکوٹکس کا علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں 2016 میں بنایا گیا تھا۔ میں نے جب پچھلی دفعہ سوال کیا تو مجھے اس نارکوٹکس کے بارے میں سوال کرنے کی سزا یہ ملی کہ مجھے suspend کر دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی کہ میں نے آپ والی ہی بات کی تھی کہ نشہ عام ہو رہا ہے، نشہ فروخت کرنے والے عام پھر رہے ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اب یہ بات ہو گئی ہے اسے چھوڑیں۔ راجہ صاحب نے کافی وضاحت سے یہ بات کر دی ہے۔ چودھری اختر علی کا سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2666 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے طریق کار
اور زونز میں تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*2666: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں پراپرٹی ٹیکس کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور کو کتنے زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(د) ہر زون میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں ان کا انچارج کون ہوتا ہے؟

(ہ) ہر زون سے سال 19-2018 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(و) سب سے زیادہ ٹیکس کس علاقہ سے وصول ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات وناركوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):

(الف) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے 477 ملازمین تعینات ہیں جبکہ پراپرٹی ٹیکس کے 5 دفاتر ہیں جو علی کمپلیکس بلڈنگ سیکنڈ فلور، 23 ایمپرس روڈ لاہور، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس فرید کوٹ روڈ بلڈنگ لاہور، M19-20 ماڈل ٹاؤن لاہور، 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ریلوے روڈ رائیونڈ میں واقع ہیں۔

(ب) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس Punjab Urban Immovable Property TaxAct 1958 کے تحت وصول کیا جاتا ہے جس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ ہر مالی سال کے آغاز میں تمام ٹیکس گزاران کو 30۔ ستمبر تک 5 فیصد رعائت کے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اگر کوئی ٹیکس گزار 5 فیصد رعائت سے مستفید نہ ہوتا ہے تو بعد ازاں ہر ماہ 1 فیصد سرچارج کے حساب سے اصل ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ یہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی پر پراپرٹی کی قرقی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے لاہور کو 18 زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) ہر زون میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور ان کے انچارج کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہر زون سے سال 19-2018 کے دوران وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) لاہور میں سب سے زیادہ ٹیکس زون نمبر 5 سے 615.981 ملین روپے وصول کیا گیا۔ اس زون میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان وغیرہ کے علاقہ جات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پراپرٹی ٹیکس لگانے کے لئے جو سروے کیا جاتا ہے وہ لاہور شہر میں کب ہوا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! پراپرٹی کا سروے regular basis پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہمارا اے کیٹیگری سے جی کیٹیگری تک rating area described ہے اور اس میں ہر علاقہ different category میں آتا ہے۔ اگر یہ کسی specific علاقے کا پوچھنا چاہ رہے ہیں تو مجھے بتا دیں میرے پاس شیڈول ہے میں دیکھ کر بتا دوں گا۔ ویسے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر بھی ہر علاقے کے شیڈول ریٹس موجود ہیں وہاں سے بھی چیک کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیپارٹمنٹ annual basis پر assessment کرتا ہے اور اس کے according ہی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اگر ان کو اس سال کی assessment چاہئے تو یہ ہمیں علاقہ بتا دیں ہم ان کو provide کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں پورے لاہور کی بات کر رہا ہوں۔ آپ بہت ہی زیرک ہیں آپ کو پتا ہے کہ تاجروں سے لے کر چھوٹے شہری تک ہر شخص پریشان ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی اور اس کا ریٹ تقریباً ڈیڑھ سو سے لے کر دو سو فیصد بڑھا دیا گیا ہے۔ وہ بیوہ عورتیں جن کو یہ ٹیکس exempt تھا اب ان کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ جو انہوں نے لاہور

میں سروے کیا اور ریٹ بڑھائے تو وہ کتنے فیصد بڑھائے نیز کس کس کیٹیگری میں کس کس بنیاد پر بڑھائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 15-2014 میں لاہور کا سروے ہوا تھا اور assessment residential and commercial base پر جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ assessment ہر سال کی جاتی ہے۔ اس سال ٹیکس پچھلے سالوں سے تھوڑا سا بڑھا ہے اور وہ اس sense میں بڑھا ہے کہ جو کرائے کا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کسی حساب سے بڑھایا ہے یا بیٹھ کر ویسے ہی کہہ دیا ہے کہ اس کو ڈبل کر دو یا تین گنا کر دو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): نہیں، نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہوا ہے۔ یہ بات مجھ تک بھی آئی ہے بلکہ ایک اور ڈیپارٹمنٹ نے اسی طرح کیا تھا پھر میں نے اس کو ٹھیک کرایا ہے۔ بیٹھے بیٹھے ہی تین گنا ٹیکس بڑھا دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں لیکن چونکہ ہر پراپرٹی کی ہر سال assessment ہوتی ہے تو اس حوالے سے ریٹ ضرور بڑھے ہیں لیکن جو کیبنٹ میں فیصلہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ کتنے بڑھے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! یہ کیبنٹ میں decide ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ کہاں decide ہوا ہے۔ یہاں ہاؤس میں ہمارے سامنے جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ ٹیکس کو بڑھانے کا ایک نظام ہوتا ہے اور وہ نظام ایسا ہونا چاہئے کہ غریب آدمی

بھی ٹیکس دے سکے۔ جب وہ بے چارہ ٹیکس نہیں دے پائے گا تو آپ اس کی پراپرٹی ضبط کرنے کے لئے نکل جائیں گے۔ وہ ٹیکس دے ہی نہیں سکے گا کیونکہ آج کل جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ کسی کی نوکری نہیں ہے اور کسی کا روزگار نہیں ہے۔ گیس اور بجلی کے بل اتنے زیادہ ہوگئے ہیں تو پھر وہ کیسے ٹیکس دے گا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سوچنے والی بات یہ ہے کہ ٹیکس بڑھانے کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے۔ میں نے تو اپنے دور میں چار اور پانچ مرلے کے مکان پر ٹیکس ہی چھوڑ دیا تھا، کوئی ٹیکس ہی نہیں لگایا تھا۔ کیونکہ چار پانچ مرلے میں رہنے والا کوئی غریب آدمی ہی ہوتا ہے اور ان کا بڑی مشکل سے گزارا ہوتا ہے۔ ہم نے ٹیکس ہی چھوڑ دیا تھا اور پورے پانچ سال کوئی ٹیکس نہیں لیا۔ ہمارا ریونیو بھی بڑھا تھا اور سارا کچھ ہوا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ مرلے تک تو ابھی بھی exempt ہے اور باقی پانچ سے دس فیصد سے کہیں پر بھی ٹیکس نہیں بڑھا۔ اگر اس سے زیادہ کی کوئی شکایت ہے تو وہ اپنی اپیل کریں اِنشاءاللہ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر کافی شکایات ہیں۔۔۔(شور وغل)

وہ دیکھیں آوازیں آنا شروع ہوگئی ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ کوئی فارمولا بتادیں۔ انہوں نے اس سال جو ٹیکس کے بلز بھیجے ہیں وہ تین سو، چار سو فیصد بڑھا کر بھیجے ہیں۔ یہ کوئی فارمولا تو بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آفیسر گیلری میں چٹ بھیج دیں۔ اختر علی صاحب! ابھی وہ دیکھ لیتے ہیں آپ بیٹھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات کو deny کرتا ہوں جو انہوں نے کہا ہے کہ صرف پانچ سے دس فیصد ٹیکس بڑھایا

My own property and my hospital property tax has been ہے۔ commercial and also تین سو فیصد بڑھ گیا۔ ہر جگہ کا increased three poles. the residential areas in Lahore.ہمارے گاؤں میں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیکس بڑھے ہیں۔ میرے پاس کئی لوگ آئے ہیں۔ پرائیویٹ اداروں میں تو آپ نے سیدھا سیدھا تین گنا بڑھا دیا ہے۔ آپ سوچیں کہ ایک ادارے میں تقریباً دو سو افراد کام کر رہے ہیں، ان کی جاب لگی ہوئی ہے اگر وہ ادارہ بند ہو گیا تو جاب تو ویسے ہی کہیں نہیں مل رہی ہے وہ لوگ پھر بے روزگار ہو جائیں گے۔ یہ بات سوچنے والی ہے، یہ آپ سوچا کریں۔ جب آپ بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں، مجھے نہیں پتا کہ کیا فیصلے ہو رہے ہیں لیکن جو بھی فیصلے کرتے ہیں ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے یہ تو اندازہ کر لیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! لوگوں نے stay لئے ہوئے ہیں لہٰذا آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: پھر لوگوں نے stay ہی لینے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسا کام نہ کریں کہ پھر آپ کو کچھ بھی نہ ملے۔ جب لوگ stay لے لیں گے تو پھر گورنمنٹ کو تو کچھ بھی نہیں ملنا۔ پھر اس کا فائدہ کیا ہے؟ ہمارے دور میں سوشل سکیورٹی انسپکٹرز جا کر فیکٹریوں والوں سے جا کر مک مکا کر لیتے تھے اور اس وقت گورنمنٹ ٹکا کر ٹیکس بڑھائی جا رہی تھی۔ چودھری ظہیر صاحب کو اس بات کا پتا ہے کہ میں چیمبرز والوں کے ساتھ بیٹھا اور ان سے کہا کہ آپ جو آسانی سے پیسے دے سکتے ہیں وہ دیں لیکن گورنمنٹ کو دیں۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا ٹیکس کتنا بڑھا تھا؟ وہ دس گنا ٹیکس بڑھ گیا۔ خدا کے لئے کوئی چیز سوچیں تو سہی کہ پہلے کرنا کیسے ہے۔ اب ایک ادارہ ہے وہاں 300 لوگ کام کر رہے ہیں وہ بند کر دے تو پھر وہ جا کر stay لے لیتے ہیں، stay تو پھر سول کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ چلتے ہیں، اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ پہلے جو گورنمنٹ کو ٹیکس آ رہا ہے وہ بھی نہیں آتا۔ یہ سیکرٹری صاحبان ادھر بیٹھے ہیں جب یہ سمریاں بناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میرا ڈیپارٹمنٹ یہاں سے وہاں پہنچ گیا، بندے بھانویں کتھے مرضی پہنچ جاون۔ کم از کم سوچنا تو چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! inflation rate کے مطابق یہ 10 سے 15 فیصد maximum بڑھا سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح چودھری اختر صاحب کہہ رہے تھے یعنی میرے اپنے R-6/119 اور R-6/121 جو کہ گاؤں ہیں ان کے اندر دکانوں کو بھی پراپرٹی ٹیکس کے نوٹسز آئے ہیں۔ اس سلسلے میں، میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کروایا ہوا ہے۔ This is all over the Punjab اس پر ہاؤس کمیٹی بنائے اس سے بڑا ظلم نہیں ہو سکتا، ان حالات میں جبکہ کوڈ سے ابھی لوگ recover کر رہے ہیں تو آپ نے اتنا سنگین اور اتنا۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے آج منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہ بھی آجائیں۔ ہم یہ سارے سوالات pending کرتے ہیں جب منسٹر صاحب آئیں گے تو پھر ہم take up کریں گے۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر تمام سوالات مؤخر کئے گئے)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وقت گزر جائے گا۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: انشاءاللہ کوئی وقت نہیں گزرے گا۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 911 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، ان کو کاپی دے دیں۔

سرگودھا: تھانہ بھیرہ موضع چھانٹ گھر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 16 اور 17۔ اکتوبر 2021 کی درمیانی رات اڑھائی بجے موضع چھانٹ تھانہ بھیرہ (ضلع سرگودھا) عمر حیات نامی کے گھر سے ڈاکو اسلحہ کے زور پر خواتین کو یرغمال بنا کر لاکھوں روپے کی نقدی، طلائی زیورات اور قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو کن دفعات کے تحت اور اس واقعہ میں ملوث کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا اس کی اب تک کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ 16 اور 17۔ اکتوبر 2021 کی درمیانی شب تین کس مسلح نامعلوم ملزمان نے عمر حیات ولد شیر محمد قوم صدرانہ سکنہ چھانٹ کے گھر داخل ہو کر مبلغ 50 ہزار روپے نقدی، زیورات طلائی، چار چوڑیاں، وزنی دو تولہ، ایک لاکٹ طلائی وزنی ایک تولہ ملکیتی 3 لاکھ روپیہ اور ایک عدد موبائل مالیتی 20 ہزار روپے لے کر فرار ہو گئے ہیں۔

(ب) مدعی عمر حیات کی درخواست پر مقدمہ نمبر 21/599 بجرم 392 ت پ تھانہ بھیرہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ مورخہ 2021-11-17 کو ملزمان محمد عارف ولد اکبر علی قوم میکن سکنہ چبہ پرانا، نمبر 2۔ شاہد عمران ولد اکبر علی قوم میکن سکنہ چبہ پرانا، نمبر 3۔ ظہیر ولد محمد منشا قوم گوندل سکنہ ہر نکو زیر دفعہ 34 ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مختصراً یہ ہے کہ ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اب ان کی شناخت پریڈ ہونی ہے۔ ہم نے شناخت پریڈ کے لئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو درخواست دی تھی اور انہوں نے ایک مجسٹریٹ کو مقرر کر دیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ کچھ دنوں میں شناخت پریڈ ہو جائے گی اور اس مقدمہ کے چالان کو مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ملزمان جب گرفتار ہو چکے ہیں اور جن ملزمان نے واردات کو تسلیم کیا ہے تو کیا ان سے کوئی برآمدگی بھی ہوئی ہے؟ کیونکہ ہمارا یہ سروکار ہے کہ یہ انتہا کی زیادتی ہوئی ہے ابھی تک جو اس مقدمے کا مدعی ہے اس کو ایک روپے کی برآمدگی واپس نہیں کی گئی۔ اب ہمیں کیا پتا کہ وہ ملزمان کون سے ہیں، کیا پولیس نے کوئی اپنے پاس سے کوئی کارروائی ڈالی ہے اور اگر ملزمان گرفتار ہیں تو انہوں نے جو سامان لوٹا ہے وہ سامان کدھر ہے؟ میری آپ سے صرف اور صرف یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے پورا پنجاب ڈاکوؤں کی زد میں آیا ہوا ہے۔

پورے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے وہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ جب آپ صبح اٹھ کر اخبار پڑھنا شروع کرتے ہیں تو آپ رحیم یار خان اور صادق آباد سے شروع ہوتے ہیں اور راولپنڈی تک آپ کو ڈاکے ہی ڈاکے نظر آتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ اس میں specific بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک sweeping statement ہے کہ پورا پنجاب ڈاکوؤں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک وقوعہ ہوا، ان کے ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور میں on the floor of the House آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ برآمدگی بھی ہوگی اور مدعی کو برآمدگی بھی پہنچائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس disposed of ہوا۔ اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 927 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب تک برآمدگی نہیں ہوتی اس وقت اس کو pending کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: برآمدگی کیوں نہیں ہوگی؟ لاء منسٹر صاحب نے on the floor of the House کہہ دیا ہے کہ برآمدگی ضرور ہوگی۔ اب بات ہو گئی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

اوکاڑہ: تھانہ بصیر پور میں ڈاکوؤں کی لڑکی سے اجتماعی زیادتی اور ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9اور 10۔نومبر 2021 کی درمیانی شب تھانہ بصیر پور کی حدود میں عنایت کے گھر چار ڈاکو داخل ہوئے اس کے بیٹے فیاض کو رسیوں سے جکڑ کر

اس کی شادی شدہ بیٹی کو دو ڈاکوؤں نے زبردستی اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا اور گھر سے لاکھوں کے طلائی زیورات، قیمتی چارچہ جات اور موٹر سائیکل لے کر فرار ہو گئے ؟

(ب) اس افسوس ناک وقوعہ کی بابت اب تک کیا تفتیش ہوئی ہے اس کیس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں ؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا۔ جس پر مقدمہ نمبر 672/21 مورخہ 11-11-2021 بجرم 376 اور 392 تھانہ بصیر پور درج ہوا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اس وقت تک جو تفتیش ہوئی ہے تو میں اس کی تفتیش سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ بذریعہ PFSA کرائم سین یونٹ جائے وقوعہ پر پہنچا اور وہاں سے fingerprints لئے۔ جائے وقوعہ سے ملزمان نے جو کپڑا اور دیگر سامان during اس واقعہ کے استعمال ہوا اس کو بھی قبضے میں لے کر DNA کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ Victim عظمیٰ بی بی کا میڈیکل تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حویلی لکھاں سے کروایا گیا ہے اور اس کے ٹیسٹ کو PFSA لاہور بھیج دیا ہے۔ یہاں بذریعہ IT Team موقع کی Geofencing کروائی گئی اور ابھی مزید کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ ڈی پی او صاحب نے اس میں مختلف investigation teams بنائی ہیں لیکن میں مختصراً یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم نے تقریباً 37 کے قریب لوگ اس مقدمے میں اس وقت تک گرفتار کئے ہیں جن سے investigation ہو رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ جب DNA کا رزلٹ آجائے گا اور ان کے samples کو match کیا جائے گا تو اس مقدمہ کی تفتیش کے رزلٹ بھی سامنے جائیں گے۔ ہمیں تھوڑا سا اس میں مہلت چاہئے جب تک رزلٹ موصول نہیں ہو جاتے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ویسے کب تک ان کا رزلٹ آجائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر PFSA میں request کرلوں گا کہ جتنی جلد ممکن ہو ہمیں ٹیسٹ کے رزلٹ مل جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ اتنی بڑی زیادتی اور اتنا بڑا ظلم ہوا ہے۔ اب یہ ڈاکوؤں کا وتیرہ بن گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! I assure you کہ میں PFSA سے personally request کروں کہ ہمیں اس کا رزلٹ جلد دیا جائے تاکہ ہم اصل ملزمان تک پہنچ سکیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف دومنٹ لوں گا کہ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے۔ یہ سید ہیں جس کی بیٹی کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب وہ بات ہو گئی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف دومنٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ ایک تو ان کے ساتھ وقوعہ ہوا ہے، اس کی تشہیر تو کم از کم بند ہونی چاہئے۔ آپ تشہیر نہ کریں، دیکھیں یہ sensitize ہو گیا ہے، پتا چل گیا ہے اب اُس کے اوپر کام ہو رہا ہے کیونکہ یہ اتنا بڑا واقعہ ہے یہ کوئی چھپانے والی بات ہے۔

(اذان عصر)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے۔ جی، افتخار حسین چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر میں اس پر مزید بات نہیں کرتا۔ راجہ صاحب اس کو خود دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔ آپ یہ سمجھا کریں ایسے اچھا نہیں لگتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ نے فرمایا یہ sensitive معاملہ ہے SP Investigation یہاں پر اس وقت بھی موجود ہیں میں اُن سے کہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: SP Investigation بھی اس کو سن رہے ہیں وہ یہ سن لیں کہ یہ ساری اسمبلی کا concern ہے یہ صرف ایک ممبر کا concern نہیں ہے روز ہی یہ کام ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو بھی investigation میں پیشرفت ہو گی معزز ممبر کو بھی آگاہ کریں گے۔

جناب سپیکر: بس افتخار حسین چھچھر صاحب کو inform رکھیں۔ راجہ صاحب! اب دوسری بات یہ ہے، یہ سارے ہاؤس کا مسئلہ ہے محترمہ خدیجہ عمر ایک قرار داد پیش کرنا چاہتی ہیں اُس کے لئے معزز ممبر قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں گی۔ جی، محترمہ! آپ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنانے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے" **قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے**"۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے" **قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے**"۔

یہ already وفاق میں ہو چکا ہے وفاق نے یہ فیصلہ کر دیا ہے اور یہ صرف وفاق میں ہوا ہے ہم چاہ رہے ہیں کہ پنجاب کو بھی یہ کریڈٹ جانا چاہئے تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے **" قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے"۔**

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی لیتے ہیں آج کا دن ہم نے agriculture پر discussion کے لئے رکھا تھا تو آج زراعت پر discussion ہونی تھی۔ راجہ صاحب! آج agriculture کے منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج تیسرا دن ہے کوئی متعلقہ منسٹر تشریف نہیں لا رہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس بارے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ پہلے راجہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

زراعت پر بحث کو کسی اور دن رکھنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آج صبح ہی مجھے in writing منسٹر صاحب کی طرف سے ملا کہ وہ کسی سرکاری مصروفیت کے سلسلے میں یہاں ایوان میں تشریف نہیں لا سکتے اور بقول اُن کے کہ وہ اس وقت رحیم یار خان میں موجود ہیں تو اس لئے میری استدعا ہو گی کہ agriculture پر discussion کو pending کر لیں، اس کو اگلے دن پر لے جاتے ہیں اس general discussion کو ہم بدھ کو رکھ لیتے ہیں لیکن میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں اسمبلی سیکرٹریٹ کو یا مجھے قبل از وقت پتا چل جاتا یا inform کر دیا جاتا تو ہم اس کا کوئی متبادل نکال سکتے تھے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! منسٹر صاحب کو کوئی اچانک mission آ گیا تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں انشاءاللہ تعالیٰ اس general discussion کے لئے نئی date رکھ لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جمعہ والے دن کو بھی یہی ہوا تھا کہ پورے ہاؤس کے اندر صرف دو منسٹرز موجود تھے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تو ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہی میں کہہ رہا ہوں کہ جمعہ کو بھی دو منسٹر تشریف فرما تھے ایک راجہ صاحب تھے اور دوسرے چودھری ظہیر الدین تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں پورے ہاؤس نے اس پر اپنے concerns کا اظہار کیا کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ کوئی منسٹر یہاں۔۔۔

جناب سپیکر: آج تو کافی منسٹر صاحبان آئے ہوئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آج بھی 50 کی Cabinet میں سے 7 یا 8 منسٹر آئے ہوئے ہیں یہ میں گن رہا تھا تو یہ بھی کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہر مشکل کا حل راجہ بشارت کی شکل میں حکومت پنجاب نے دیکھ لیا ہوا ہے سارے منسٹر اُتنے ہی ذمہ دار ہیں۔ آج جیسے آپ نے بات کی کہ agriculture کے اُوپر debate ہے میرا یہ ماننا ہے کہ دو components ہیں جو ہم پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں چاہے حکومتی سائڈ سے کریں، چاہے اپوزیشن کی سائڈ سے کریں۔ ایک حکومت کی نمائندگی منسٹرز کرتے ہیں اور اُس کے بعد انتظامیہ کی نمائندگی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہمارے officials کرتے ہیں لیکن ہم اُن کو تب پابند کر سکتے ہیں اگر وزراء یہاں پابند ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وزراء تو اپنی ذمہ داری پوری نہ کریں اور ہم یہاں کھڑے ہو کر کہ اب فرض کریں agriculture کے اوپر بحث ہے یہاں ہمارے بہت سارے دوستوں نے تیاری کی

ہوئی ہے وہاں جو کسانوں کو یا labor force کو مسائل ہیں اُس پر بات کرنی ہے تو officials کو مخاطب ہم بعد میں کریں گے بلکہ اپنے وزیر کی وساطت سے ہم نے اُن کو مخاطب کرنا ہے۔ آخر میں یہ بھی کہوں گا اس مسئلے کا بھی کوئی حل ڈھونڈے میں نے یہ سُنا ہے کہ آپ اس چیئر سے جب پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے کسی وزیر کو سوال کرتے ہیں اور اگر وہ آپ کا سوال کسی وزیر کی طبیعت پر گراں گزرے تو وہ باہر جا کر کہتا ہے کہ میں ہن ایتھے آ کے کسے سوال دا جواب نہیں دینا، اس طرح بھی غیر حاضری ہو رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پوارا ہاؤس۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع صاحب! تُسیں گرمی نہ دِواؤ مہربانی کرو۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں گرمی نہیں دلا رہا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ چودھری پرویز الہیٰ کی بات نہیں ہے اس چیئر کی بات ہے آج آپ نے محکمہ ایکسائز کے اوپر بھی جو آپ کا تجربہ تھا اس حوالے سے پورے ہاؤس اور ڈیپارٹمنٹ کو راہنمائی دی۔ اگر وزراء آپ کی بات کا برا منالیں اور کہیں کہ ایہہ پیاں نیں کتاباں۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! میں تو ڈیپارٹمنٹ کے فائدے کے لئے بات کر رہا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جمعہ کے دن بھی بات کی تھی کہ جو 2002 سے 2008 تک کی اسمبلی تھی اس دور میں آپ چیف منسٹر، راجہ صاحب لاء منسٹر اور چودھری ظہیر الدین بھی منسٹر تھے۔ اس دور میں پانچویں سال بھی وزراء کی دلچسپی اسی طرح تھی جس طرح کہ پہلے سال میں تھی۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں تین سالوں میں ہی یہاں پر سناٹا چھا گیا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان میں اتنی مایوسی کیوں ہے؟ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں یہ ابھی سے ہار مان گئے ہیں لیکن ہم ان کو ہمت دلاتے ہیں کہ ابھی تو چوتھا سال شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! چلیں، اب جانے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی اس دن یہ طے ہوا تھا کہ ہم جمعہ کے دن مہنگائی پر بات کریں گے لیکن بعد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم

Monday کو اس پر بات کرلیں گے۔ ایک تو گورنمنٹ کا بزنس نہیں ہوتا اور session call کر لیا جاتا ہے جس کے باعث ہمیں مجبورًا چھٹیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ہم ایک سیشن بدھ والے دن کرتے ہیں پھر ایک چھٹی کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر ہم جمعۃ المبارک والے دن سیشن کرتے ہیں، پھر دو چھٹیاں آجاتی ہیں اس کے بعد پھر ہم Monday پر آجاتے ہیں۔

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! ہم آپ کے بغیر ویسے ہی اُداس ہو جاتے ہیں کیونکہ آپ کو اتنی دیر سے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی بہانے باقی تمام ساتھیوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے کہ ملاقات ہو جاتی ہے لیکن اس ملاقات کا کوئی اور ذریعہ بنا لیا جائے۔ آج یہاں وزٹنگ گیلری میں کسی سکول سے بچے ہمیں دیکھنے آئے ہوئے ہیں تو یہ یہاں سے کیا message لے کر جائیں گے؟ ہم یہاں۔۔

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! بچے پھر بھی یہاں سے خوش ہی جائیں گے آپ اس بات کی فکر نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم یہاں آتے ہیں لیکن ایک وزیر کے نہ آنے کی وجہ سے قوم کا کروڑوں روپیہ ضائع ہو گیا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ مہنگائی آئے روز لوگوں کی جانیں لے رہی ہے۔ آج عام آدمی مہنگائی کی چکی میں پس کر رہ گیا ہے۔ اگر ایک وزیر نہیں آیا تو کیا ہم یہاں پر بات نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! ہن تے کنے ہی آگئے نیں ایس لئی ہن تے بس کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسیں تے جناب دی وجہ توں بس ہی کر دیاں گے لیکن جدوں اسیں حلقیاں وچ جانا اے فر ساڈی بس بس ہو جانی اے۔ مینوں تے خوف آندا اے کہ ایہہ لوک کویں اپنے حلقیاں وچ جاون گے۔ اسیں تے چلو کیتا ای کجھ نئیں۔ اگر ساڈی قوم یا عوام سانوں جتیاں ماردی اے تے ایہہ اونہاں دا حق بندا اے کیونکہ اسیں اونہاں لئی کیتا ای کجھ نئیں۔ سانوں ملیا ای کجھ نئیں اسیں اک ایسی حکومت دا سامنا کر دے پئے آں کہ جنہاں نوں ایہہ اندازہ ای نئیں کہ اسیں ٹیکس وی لئی جارئے آں اور اسیں لوکاں دے حقوق وی غصب کیتی جارئے آں۔ میں کہنداواں کہ ایہہ کویں اپنے حلقیاں وچ جاون گے اینہاں نوں کسے نے نئیں پچھنا کہ

تسیں 40روپے دا تیل لیا سی تے 140 روپے لٹر کر چھڈیا اے تے آیا کہ ایہہ کسے نوں وی جواب دہ نئیں ہیں؟ ایہناں نوں کسے نئیں پچھنا کہ تسیں 100 روپے گھیو لیا سی تے 400روپے دا ویچی جاندے او۔ ایہناں نوں کسے نئیں پچھنا۔ ہر چوک چوراہے دے وچ لوکاں ایہناں نوں جُتیاں وی مار نیاں نیں اور گالاں وی کڈ نیاں نیں اور سوشل میڈیا دے اوتے جو حالات۔۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 23۔نومبر 2021 صبح ساڑھے گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 23۔نومبر 2021

(یوم الثلاثہ، 17۔ربیع الثانی 1443ھ)

سترھویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 4

153

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصّہ اول

(مسودات قانون)

1. The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 65 of 2021)

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.

....

154

2. The Rashid Latif Khan University Bill 2021 (Bill No. 66 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS UZMA KARDAR: MS MOMINA WAHEED:	to move that the Rashid Latif Khan University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS UZMA KARDAR: MS MOMINA WAHEED:	to move that the Rashid Latif Khan University Bill 2021, be passed.

3. The Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021 (Bill No. 67 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMAR: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: SYED USMAN MEHMOOD: MS UZMA KARDAR:	to move that the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMAR: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: SYED USMAN MEHMOOD: MS UZMA KARDAR:	to move that the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, be passed.

4. The University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021. (Bill No. 68 of 2021)

MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: MS UZMA KARDAR: MS MOMINA WAHEED:	to move that the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: MS UZMA KARDAR: MS MOMINA WAHEED:	to move that the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.

5. The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR EHSAN-UL-HAQUE:	to move that leave be granted to introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021.
MR EHSAN-UL-HAQUE:	to introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021.

155

6. The Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN:	to introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 26۔اکتوبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

1۔ **شیخ علاؤالدین:** (6۔مئی کو پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2۔ **سید عثمان محمود:**
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق: (30 ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد و ضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

156

3۔ رانا مشہود احمد خان: (30 ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سر فہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آکر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ:

پنجاب کا یہ ایوان کھادوں خاص طور پر ڈی اے پی کی قیمتوں میں ظالمانہ اضافے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی بوری اس وقت مارکیٹ سے 8 ہزار روپے کی دستیاب ہے اور گندم کی کاشت کے لئے یہ سب سے زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ یہ کسان پر بہت بڑا ظلم ہے دیگر اشیاء خورد ونوش کی قیمتوں میں اضافے کی طرح کھادوں کی قیمتوں میں اضافے سے کاشتکار کو گندم اور دیگر اجناس کی کاشت میں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے گندم کی فصل کم کاشت ہو گی جس سے مستقبل میں گندم اور آٹے کا بحران پیدا ہونے کے خدشات بڑھ جائیں گے۔ پہلے ہی پچھلے دو سال سے صوبے کو آٹے کے بحران کا شدید سامنا ہے۔ پنجاب کا یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مستقبل میں گندم کی کمی، آٹے کے بحران سے بچنے اور زرمبادلہ بچانے کے لئے کھادوں خاص طور پر ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں کمی کی جائے یا کسان کو زیادہ سے زیادہ اس مد میں سبسڈی دی جائے۔

2۔ چودھری افتخار حسین چھچھر:

ایک تولہ سونا میں 12 ماشہ ہوتے ہیں، جب کوئی شخص سونے کے زیورات خرید کرتا ہے تو 12 ماشہ کی پوری قیمت ادا کرتا ہے اور جب ضرورت پڑنے پر اسی سنار کو زیور فروخت کرتا ہے تو وہ ایک تولہ میں سے 3 ماشہ کٹوتی کرتا ہے۔ پاکستان میں سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے کوئی قانون نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ عوام سنار کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں۔

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

منگل ،23۔نومبر 2021

(یوم الثلاثہ،17۔ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

سورۃ الاحزاب آیات نمبر 70 تا 72

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو O وہ تمھارے سب کام سنوار دے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا O ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اُٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم بڑا جاہل ہے O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری تو ہستی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ ﷺ سے ہے
گناہ گار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی یہ میرا وقار آپ ﷺ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O آج کے ایجنڈا پر محکمہ محنت وانسانی وسائل کے سوالات ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ اس ایوان کے اراکین کی جو بے توقیری کی جاتی تھی آپ نے اُس کو روکا۔ جیسے یہ privilege کا مسئلہ تھا اور ہم تمام ممبران آپ کا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھول سکیں گے۔

جناب سپیکر: اس میں میرا کوئی احسان نہیں ہے یہ ہر معزز ممبر کا right ہے۔

فیصل آباد کے ایم پی ایز کو چناب کلب کی مستقل ممبر زشپ دینے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پھر بھی کوئی کام کرنے کے لئے will کا ہونا بہت ضروری ہے۔ میری گزارش ہے کہ فیصل آباد میں چناب کلب ہے۔ فیصل آباد میں جو لوگ کھالوں کا کاروبار کرتے ہیں، شام کو Charlie Perfume لگاتے ہیں اور پیسے دے کر چناب کلب کے ممبر بن جاتے ہیں اور اس بات کا اس ایوان کے تمام ممبران کو پتا ہے اور چودھری ظہیر الدین صاحب کو بھی پتا ہے۔ ہمیں چناب کلب کی عارضی ممبر شپ دی ہوئی تھی تو وہاں پر کہا گیا کہ فیصل آباد کے تمام MPA's کو permanent membership دی جائے گی۔ چناب کلب کی طرف سے ہمیں letter بھیجے گئے کہ اتنے پیسے جمع کرائیں تو مجھے luckily کسی طریقے سے کچھ letters مل گئے جن میں میرا letter بھی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب اور دیگر متعلقہ لوگوں سے میری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کسی بھی MPA کو permanent membership نہیں دی جائے گی حالانکہ ہمیں کہا گیا کہ آپ 11 / 11 لاکھ روپیہ جمع کروائیں۔ اسمبلی کے ممبران کو تو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ اب تو چناب کلب کے عملے نے وہ فائل بھی گم کر دی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ لوگ تو چناب کلب کے permanent members ہیں تو یہ کیا ہوا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک private limited club ہے اس کے اپنے article memorandums ہیں جس میں discretion استعمال ہوتی رہی ہے۔ گورنمنٹ افسران کو اُن کے tenure کے لئے permanent membership فوراً دے دی جاتی ہے اور اُس کی بہت nominal fee ہے۔ آج سے کوئی 10/8 سال پہلے مقامی MNA's and MPA's کی طرف سے کہا گیا، پھر agitate ہوا تو اُس وقت جتنے MPA's تھے اُن کو ممبر شپ دے دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: میری وزارت اعلیٰ کے دور میں یہ issue آیا تھا تو ہم نے پنجاب اسمبلی کے ممبران کو چناب کلب کے ممبرز بنوا دیئے تھے۔ اب ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ دیکھیں، پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ممبران اسمبلی کی demand ہے تو جب چناب کلب کی ممبر شپ سرکاری افسران کو اُن کے tenure کے لئے دی جاتی ہے تو MPA's لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں تو اُن کی پھر کیا عزت ہوئی؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے اپنی حکومت میں حکم صادر فرمایا اور اُس وقت کے MPA's کو ممبر شپ مل گئی تھی۔ گزارش یہ ہے کہ جو اسمبلی کے ممبر منتخب ہو جاتے ہیں تو اُن کا گریڈ 22 ہوتا ہے اور جب گریڈ 17 کے افسر کو چناب کلب کی ممبر شپ مل سکتی ہے تو معزز ممبر اسمبلی کو ممبر شپ کیوں نہیں مل سکتی؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اس حوالے سے ایک قرارداد لے کر آئیں ہم اُس کو ابھی پاس کر کے یہ مسئلہ حل کر دیتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! گجرات جم خانہ کی بھی یہی صورتحال ہے۔ انہوں نے ہمیں عارضی ممبر شپ دی ہوئی ہے تو اُس کو بھی اس کے ساتھ ہی ملا لیں۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ اس قرارداد میں دونوں اضلاع کا لکھ دیں۔ اب ہم ایک motion لیتے ہیں۔

Mr Sajid Ahmed may move the motion for extension of PAC 2.

پی اے سی 2 کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move

> "That the time period for submission of the reports of PAC 2 expired during 2021 may be extended for a further period of one year.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the time period for submission of the reports of PAC 2 expired during 2021 may be extended for a further period of one year.

Now, the question is:

> "That the time period for submission of the reports of PAC 2 expired during 2021 may be extended for a further period of one year.

(The motion was carried.)

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب سوالات شروع ہوتے ہیں۔پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔میرا سوال نمبر 2681 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*2681: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں محکمہ کے تحت چل رہی ہیں یا قائم ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں نان فنکشنل ڈسپنسریوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(د) کس کس ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور عملہ کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے؟

(ہ) ان فیکٹریوں کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں تفصیل ایک سال کی دی جائے؟

(و) ان میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے تفصیل ڈسپنسری وار علٰیحدہ علٰیحدہ دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں اور ایک ڈسپنسری ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی نان فنکشنل ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی کھرڑیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیانوالہ فیصل آباد اور ایس ایس سی سی گارمنٹس سٹی کھرڑیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیانوالہ فیصل آباد کے درمیان تقریباً ایک کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور یہ دونوں بالکل قریب ہیں جس بنا پر ایک ڈسپنسری کے مریض دوسری ڈسپنسری میں متعلقہ علاج معالجہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔

2۔ عملہ کی کمی کی وجہ سے ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی ڈسپنسری کے مریضوں کو بھی ایس ایس ای سی گارمنٹس سٹی ڈسپنسری میں ہی علاج معالجہ کی سہولیات دی جاتی ہیں کیونکہ دونوں ڈسپنسریوں کے مریضوں کی یومیہ تعداد تقریباً گیارہ ہے۔

(ج) ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹر اور دیگر عملہ جات مع نام اور عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور عملہ کی کمی ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایس ایس ڈی کیا، کھرڑیانوالہ فیصل آباد

2۔ ایس ایس ڈی 61-RB

باقی تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور متعلقہ عملہ کی تعداد مکمل ہے۔

(ہ) ان ڈسپنسریوں کے ایک سال کے اخراجات مبلغ -/7,85,15,590 (7 کروڑ 85 لاکھ 15 ہزار 5 سو 90) روپے ہیں ڈسپنسری وائز سالانہ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان ڈسپنسریوں میں روزانہ کی بنیاد پر آنے والے مریضوں کی ڈسپنسری وائز تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں یہ پوچھا تھا کہ کس کس ڈسپنسری میں ڈاکٹرز اور عملہ کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ درج ذیل ڈسپنسریوں میں

ڈاکٹرز اور عملہ کی کمی ہے۔ اُس کی ساتھ تفصیل دے دی گئی ہے۔ یہ بہت پرانا سوال ہے اور تقریباً تین بار یہ سوال اس ایوان کے اندر discuss ہو چکا ہے اور اس پر آپ نے پچھلی بار بھی ruling دی تھی کہ عملے کی کمی کو فی الفور دُور کیا جائے۔ اگر کوئی نئی بھرتی ہونی ہے تو وہ بھرتی کی جائے اور اگر PPSC کو کوئی لیٹر لکھنا ہے تو وہ لیٹر لکھ دیں۔ وزیر موصوف فرمائیں گے کہ عملے کی کمی کو کب تک دُور کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! PPSC میں انٹرویوز بھی ہو چکے ہیں تو ڈاکٹرز کے حوالے سے ہمارا procedure complete ہے۔ کلاس-iv کے لئے کچھ ہم نے عملہ رکھ لیا ہے۔ معزز ممبر کے حلقے میں معصوم ٹاؤن بھی آتا ہے اُس کی تفصیل بھی میرے پاس ہے وہ ہم نے priority پر بھرتی کر لی ہے۔ مزید جہاں جہاں کمی ہے اُس کو ہم fill کرتے جا رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ نے announce بھی کر دیا ہے تو اُس کی summary move ہو چکی ہے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے یہ summary کبھی اِدھر کبھی اُدھر جا رہی ہے تو وزیر موصوف اس کو ensure کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو ensure کراتا ہوں کہ عملے کی رہ جانے والی کمی کو بہت جلد پورا کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2683 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سوشل سیکورٹی آفس کے کنٹری بیوشن فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*2683: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی آفس فیصل آباد کتنی فیکٹریوں سے کنٹری بیوشن فنڈ اور دیگر کس کس مد میں فنڈز وصول کرتا ہے فیکٹری وار اور کارخانہ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) سال 19-2018 کے دوران ان فیکٹریوں/کارخانوں سے کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) سال 19-2018 کے دوران کتنے کارکنوں کی بچیوں کی شادی اور بچوں کے سکالرشپ کے لئے رقم فراہم کی گئی کتنی درخواستیں ابھی Pending ہیں ان پر کب تک عمل درآمد ہو گا؟

(د) کتنے کارکنوں کی وفات پر ان کی فیملی کو مالی امداد فراہم کی گئی کتنی مالی امداد کی درخواستیں زیر کارروائی ہیں ان پر کب تک عمل درآمد ہو گا؟

(ہ) کارکنوں کو سوشل سکیورٹی کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی فیصل آباد میں تقریباً 8059 فیکٹریوں و دیگر پرائیویٹ ادارے جو کہ ادارہ ہذا کے دائرہ کار میں آتے ہیں ان سے ماہانہ صرف سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں فنڈز وصول کرتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی فیصل آباد نے سال 19-2018 کے دوران ان فیکٹریوں/کارخانوں سے مبلغ (2 ارب 7 کروڑ 87 لاکھ 85 ہزار 3 سو 6 روپے) سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کئے۔

(ج) سال 19-2018 کے دوران کارکنوں کی بچیوں کی شادی اور بچوں کے سکالرشپ فراہم کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	منظور شدہ کیسز کی تعداد	فراہم کردہ رقم	زیرالتواء کیسز کی تعداد	زیرالتواء کیسز کی وجوہات
سکالرشپ	3,467	(15 کروڑ 59 لاکھ 90 ہزار 6 سو 53) روپے	1000	ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے اور اتھارٹی کی منظوری کے بعد ورکرز ویلفیئر فنڈز اسلام

				آباد سے فنڈز کی دستیابی پر صنعتی کارکنان کو ان کیسز کی ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔
شادی گرانٹ	3,011	29,79,80,000/- (29 کروڑ 79 لاکھ 80 ہزار) روپے	153	ایضاً

(د) سال 19-2018 کے دوران کارکنوں کی وفات پر ان کی فیملی کو مالی امداد فراہم کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ادارہ کا نام	منظور شدہ کیسز کی تعداد	فراہم کردہ رقم	زیر التواء کیسز کی تعداد	زیر التواء کیسز کی وجوہات
پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ	449	(22 کروڑ 30 لاکھ) روپے	09	زیر التواء کیسز منظوری کے مراحل میں ہیں ان پر ادائیگی ورکرز ویلفیئر فنڈز اسلام آباد کی جانب سے فنڈز کی دستیابی پر فوری کر دی جائے گی۔
ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی	1229	8,253,893/- (82 لاکھ 53 ہزار 8 سو 93) روپے		ادارہ سوشل سکیورٹی میں مالی امداد کے متعلقہ کوئی بھی درخواست زیر کارروائی نہ ہے۔

(ہ) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین کے تحت رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر بنیادی طبی ومالی سہولیات فراہم کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 120 دن تک اُجرت کے 75 فیصد شرح سے ادائیگی۔

کارکنان کی موذی بیماری مثلاً ٹی بی، کینسر ایک سال 365 دن تک اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔

کارکنان کے انتقال کی صورت میں اُجرت / تنخواہ اور لواحقین کے انتقال کی صورت میں 5000 روپے تک ڈیتھ گرانٹ کی ادائیگی۔

خاتون کارکنان دوران سروس زچگی کی صورت میں 90 دن کی اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔

خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں 130 دن تک تنخواہ / اُجرت 100 فیصد کی شرح سے ادائیگی۔

دوران کار زخمی ہونے پر 5 تا 20 فیصد معذوری کی شرح تک گریجویٹی ادائیگی۔

دوران کار زخمی ہونے پر جزوی معذوری 20 فیصد سے زائد ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی تاحیات دی جاتی ہے۔

دوران کار زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اُجرت 100 فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی ماہانہ دی جاتی ہے۔

بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو پسماندگان پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

ہر سال کارکنان کے چھ بچوں کو ادارہ سے منسلک میڈیکل کالجوں میں مفت MBBS کی تعلیم دلوانا نیز ان کالجوں کے دیگر شعبہ جات میں کارکنان کے بچوں کے لئے فیس کی خصوصی رعایت دلوانا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے۔ ہمارے سکالرشپ کے منظور شدہ کیسوں کی تعداد 3467 لکھی ہوئی ہے اور ان کے لئے فراہم کردہ رقم 15 کروڑ، 59 لاکھ، 90 ہزار اور 653 روپے بنتی ہے۔ اس جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ زیر التواء کیسز ایک ہزار ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ سکالرشپس کب سے pending چلے آرہے ہیں؟ آپ کے پاس ایک ہزار وظیفے pending ہیں تو آپ اُن کو دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! 2018 کے آخر میں ہم نے marriage grant, death grant, scholarship grant کو بالکل ختم کر دیا تھا۔ پھر 2019 کے بعد سے ہمارے پاس جو کیسز چلتے آرہے تھے تو ہماری حکومت اور ہمارے محکمے نے corruption scam پکڑا اُس حوالے سے اُس میں anticorruption involve ہو گیا تو پھر ہمارے 22 ہزار کے قریب cases pending چلے گئے۔ اب ہمارے نئے سیکرٹری جناب لیاقت علی چٹھہ صاحب آئے تو انہوں نے فی الفور announce بھی کیا اور پانچ ارب روپے ہمارے پاس پڑے ہوئے تھے تو اب میں معزز ممبر کو update دے دوں گا کہ اب کتنے کیس زیر التواء ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جناب لیاقت علی چٹھہ صاحب competent آدمی ہیں وہ انشاءاللہ کر لیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ تو سکالرشپ کے حوالے سے تھا لیکن جب آپ اس سے اگلا شادی گرانٹ کے حوالے سے پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ بہت زیادتی کی بات ہے کیونکہ بچیوں کی عمریں گزرتی جارہی ہیں اور یہ بچیاں انتہائی غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جن کو یہ شادی گرانٹ ملنی ہیں۔ اب ان میں کل 3011 کیسز ہیں جن میں 153 پھر زیر التواء کا شکار ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تصدیق کرنا دو دن کا کام ہے یہ کیوں ان لوگوں کو زیر التواء کا شکار کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس فنڈز موجود ہیں، عملہ ان کے پاس موجود ہے، verification کرنے والے لوگ ان کے پاس موجود ہیں اور وہ لوگ جن کے سوشل سکیورٹی کارڈ بنے ہوتے ہیں ان کے پاس تو سب سے بڑا ثبوت موجود ہوتا ہے۔ آپ مزدور کی کیا verification کریں گے اور کیا اس کا کیس زیر التواء رکھیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو جلدی take up کر لیں اور جو کام pending ہیں ان کو ختم کریں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید نیازی):جناب سپیکر!اس پر بہت تیزی سے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ اس کو جلدی کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!ان سے یہ surety لے لیں کہ جو زیر التواء کام ہیں وہ اگلے اجلاس تک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!نے کہہ دیا ہے وہ انشاءاللہ کر دیں گے۔اب اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر3547 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر4447 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5735 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب ارشد ملک کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5737 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5754 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5755 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر5929 کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔جی،محترمہ!

سیدہ زہرا نقوی:بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔شکریہ۔جناب سپیکر!میرا سوال نمبر5958 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گھریلو ملازمین اور مالکان کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

5958:**سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لیبر نے گھریلوں مالکان اور ملازمین کی رجسٹریشن کا کام شروع کر رکھا ہے؟

(ب) اس رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے اوراب تک کتنے مالکان اور ملازمین کی رجسٹریشن ہو چکی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ25.01.2019 کو پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 کے لاگو ہونے کے بعد ادارہ سوشل سکیورٹی نے مالکان اور گھریلو ملازمین کی رجسٹریشن کا کام شروع کر رکھا ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی گھریلو ملازمین کی رجسٹریشن سیکشن20 اور مالکان کی رجسٹریشن سیکشن 21 قانون پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ2019 کے تحت کرتا ہے رجسٹریشن کے طریق کار کے لئے فارم بنائے گئے ہیں جو کہ (ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) جس پر گھریلو ملازمین کی رجسٹریشن کا طریق کار موجود ہے (ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اوراسی طرح گھریلو آجران و مالکان کی رجسٹریشن کا طریق کار موجود ہے فارم مکمل کرنے کے بعد گھریلو ملازمین اور گھریلو آجران و مالکان کا ریکارڈ ڈومیسٹک ورکرز موبائل ایپ کے ذریعے اپلوڈ کیا جاتا ہے اور اب تک پورے پنجاب سے سوشل سکیورٹی میں ٹوٹل29796 گھریلو ملازمین اور 28386 مالکان رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جی،جناب سپیکر! میرے پاس یہ فارم بھی موجود ہے جو گھریلو ملازمین کی registration کے لئے ہوتا ہے اور اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی implementation کیسے ہوتی ہے؟ کیونکہ تمام لوگوں کے گھروں میں ملازمین ہیں لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے بھی ان کی registration کا فارم fill کر کے جمع کروایا ہو۔اس پر حکومت کیا

کر رہی ہے اور کیا جتنے بھی لوگوں نے ملازمین رکھے ہوئے ہیں وہ اس فارم کو fill کر رہے ہیں اور details حکومت کو جمع کروا رہے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی): جناب سپیکر! میرا خیال ہے فارم تو معزز ممبر کے پاس موجود ہو گا۔ اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ اس فارم کو فل کر کے آپ نے جو ہمارا قریبی directorate ہے اس میں جمع کروانا ہوتا ہے پھر اس پر ہم نے ایک app بھی بنائی ہے۔ جب اس حوالے سے بل آیا تھا اس وقت ہی ہم نے یہ app بنا دی تھی اور اس app کے ذریعے تقریباً 29000 کے قریب لوگوں نے اپنے آپ کو register کیا ہے۔ ان کی تنخواہوں کے حوالے سے پچھلے بجٹ پر general discussion میں بھی بات ہوئی تھی۔ ابھی اس کا حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ ہم نے گھروں کی چار دیواری کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے تاکہ کوئی بھی محکمہ کا افسر direct گھر میں داخل نہ ہو سکے اور کوئی threat create نہ ہو۔ جو ہمارے بلدیات کے نمائندے جیتیں گے وہ ان کمیٹیز کے ممبر ہوں گے اور وہ ان کے معاملات کو سنیں گے اور جب ان کا معاملہ وہاں حل نہیں ہو گا تو وہ پھر DC صاحب کے پاس آئیں گے اور پھر تیسری سٹیج پر وہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتے ہیں۔ اس پر تیزی سے کام جاری ہے اور اس پر جو بھی further update ہوئی میں آپ کو اس سے آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر کام کر لیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے جو کہ child labor کے حوالے سے ہے۔ باوجود اس کے کہ حکومت اس پر بہت کام کر رہی ہے لیکن child labor ابھی تک مختلف گھروں اور دکانوں میں ہو رہی ہے۔ کمسن بچوں اور جن کی عمریں کم ہیں ان کو ملازم رکھا جاتا ہے اس کی روک تھام کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کو پتا ہے child labor کے حوالے سے donors کا بڑا پریشر بھی ہے لہذا محکمہ اس کو seriously take up کرے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید نیازی):جناب سپیکر!child laborکی تعداد،حالات اور اسباب جاننے کے لئے حکومت پنجاب ایک تفصیلی سروے کروارہی ہے۔یہ سروے محکمہ شماریات پنجاب کررہاہے جس میں UNICEFکا تکنیکی اور مالی تعاون شامل ہے۔اس سروے کی مجموعی لاگت تقریباً243.742ملین ہے ۔جس کے لئے UNICEF نے 148ملین کی رقم مہیا کی ہے جبکہ حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت95ملین مہیا کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ ان کوdetailsدے دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید نیازی):جی،جناب سپیکر!میںdetailsدے دیتاہوں۔

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات مکمل ہوااور بقیہ سوالات کو ہمpendingکرتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں فیکٹری کارکنان کو حفظان صحت کارڈ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3547: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیایہ درست ہے کہ دی فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت ہر فیکٹری کارکن کا حفظان صحت کارڈ مہیا کرنا ضروری ہے تواس قانون پر عمل درآمد کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب عنصر مجید نیازی):

یہ درست ہے کہ فیکٹریز ایکٹ مجریہ 1934 کے سیکشن ۲۳ کے تحت ہر فیکٹری کارکن کو حفظان صحت کارڈ یعنیHygiene Cardمہیا کرنا ضروری ہے۔مذکورہ قانون کی رو سے فیکٹری انتظامیہ کو پابند کیا گیاہے کہ وہ ہر کارکن کا طبی معائینہ سال میں دو مرتبہ فیکٹری ڈاکٹر سے کروائے گی جو کہ بعد از معائینہ حفظان صحت کارڈ میں باقاعدہ اندراج کرے گا کہ کارکن کسی بھی نوعیت کیinfectiousیاcontagious بیماری میں مبتلا نہیں بصورت دیگر کارکن کو احاطہ کارخانہ پر کام کرنے سے روک دیاجائے گا تاکہ دیگر

کارکنان ایسی کسی بھی بیماری سے متاثر نہ ہو سکیں اور مذکورہ بیمار کارکن کا علاج معالجہ کیا جائے گا۔اگر فیکٹری انتظامیہ اس حوالے سے غفلت کی مرتکب ہوتی ہے تو متعلقہ انسپکٹر اس کا چالان مجاز عدالت میں دائر کرنے کا پابند ہے جہاں سے بمطابق سیکشن ۶۰ فیکٹریز ایکٹ مینجر اور مالک کارخانہ کو عدالت کی طرف سے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔اس حوالے سے محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے ماتحت فیلڈ افسران اور انسپکٹرز کی کارکردگی بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد میں فیکٹریوں کی تعداد اور 2018 سے تا حال بوائلر پھٹنے سے ہلاکتوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4447: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں فیکٹریوں میں یکم جنوری 2018 سے اب تک بوائلر پھٹنے سے کتنے مزدور جاں بحق اور کتنے زخمی ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا محکمہ نے ان دو سالوں کے دوران جو مزدور جاں بحق / زخمی ہوئے ان کی مالی امداد کی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت جاں بحق مزدوروں کی فیملی کو ماہانہ پنشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ ان فیملی بچوں کا گزارہ ہو سکے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2018 سے اب تک 02 بوائلر پھٹنے سے 8 مزدور جاں بحق ہوئے ہیں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی نے 07 ورکرز کی پنشن لگادی گئی ہے۔01 ورکر کا کوئی وارث نہیں ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ضلع فیصل آباد میں ان دو سالوں کے دوران بوائلر پھٹنے سے 11 ورکرز معمولی زخمی ہوئے جن کا علاج سوشل سکیورٹی ہسپتال میں کروایا گیا اور ان کا کوئی بینیفٹ کا کیس دفتر میں دائر نہ ہوا جبکہ جاں بحق ہونے والے مزدوروں کی مالی امداد اور پنشن کی ادائیگی کی ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

جاں بحق ورکرز کی تعداد	ورکرز کا کوئی وارث نہ ہے	ورکرز کو ماہانہ پینشن کی ادائیگی کی جا رہی ہے	08 ورکرز کو ادا شدہ کفن دفن کی رقم	07 ورکرز کو 2018 سے ادا شدہ پینشن	ٹوٹل ادا شدہ رقم
08	01	103550	144000	941683	1085683

نام ڈائریکٹوریٹ	کل فیکٹریاں	زخمی ورکرز	فوتگیاں	کفن دفن	پینشن
فیصل آباد (ایسٹ)	731	کوئی نہیں	02	3000	311612
فیصل آباد (ویسٹ)	1434	11	06	114000	630071
فیصل آباد (نارتھ)	1278	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
ٹوٹل	3443	11	08	117000	941683

کل دی جانے والی رقم:

10,85,683

محکمہ محنت و انسانی وسائل کی کوشش سے The Workmen's Compensation Act, 1923 کے تحت ان 06 مزدوروں کے لواحقین کو قانون کے مطابق فیکٹری مالکان نے مورخہ 16.05.2020 کو Compensation Death کی مد میں فی کس 05 لاکھ ادائیگی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ فوت شدہ کارکن کے لواحقین کی ڈیتھ گرانٹ کی مد میں 05 لاکھ کی مالی امداد کرتا ہے۔ ڈیتھ گرانٹ کے حصول کے سلسلہ میں لواحقین کی مکمل راہنمائی کر دی گئی تھی مگر ابھی تک لواحقین میں سے کسی نے بھی ڈیتھ گرانٹ کے حصول کے لئے درخواست ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیصل آباد میں جمع نہ کروائی ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی پنشن دیتا ہے اور ہر ماہ ورکرز کو پنشن ادا کر رہا ہے جس کی تفصیل جزو (ب) میں بیان کی گئی ہے اور اگر آئندہ بھی کوئی حادثہ پیش آیا تو ادارہ قانون کے مطابق ورکرز کو پنشن ادا کرے گا۔

ساہیوال: سوشل سکیورٹی ہسپتال میں جدید سہولتوں سے متعلقہ تفصیلات

*5735: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس میں کون کون سی امراض کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں آپریشن تھیٹر، ایکسرے مشین الٹراء ساؤنڈ اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری اور جدید مشینری موجود ہے؟

(ج) ہسپتال ہذا میں کتنے جنرل سرجن، پیرامیڈیکل سٹاف و دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال دس بیڈز اور دو وارڈز میل اور فی میل پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ علاج معالجہ کی مندرجہ ذیل امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

1۔ جنرل OPD ہوتی ہے۔

2۔ گائنی کی OPD اور ڈیلوری کی سہولت موجود ہے۔

3۔ بچوں کا چیک اپ، بچہ نرسری، انکیوبیٹر، بے بی وارمر اور فوٹو تھراپی کی سہولت موجود ہے۔

4۔ اور ان کے علاوہ دو آئسولیشن روم (ڈینگی + کووڈ۔19) کے لئے مختص ہیں۔

(ب) جی ہاں، سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں آپریشن تھیٹر، ایکسرے مشین، الٹراساونڈ مشین اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری میں جدید مشینری سے ٹیسٹ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں سرجن، پیرامیڈیکل سٹاف و دیگر ملازمین ملا کر کل 50 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال میں رجسٹرڈ فیکٹریوں اور کارخانوں سے موصولہ ریونیو سے متعلقہ تفصیلات

*5737: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے محکمہ سے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں و کارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جاتا ہے مکمل تفصیل یکم ستمبر 2018 سے تا حال فراہم فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات کئے گئے ہیں اور خلاف ورزی پر کتنے کیس رپورٹ ہوئے اوران کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو بروقت اور پوری تنخواہ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کیا حکومت مزدور کی مزدوری دلوانے کے لئے مزید قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں یکم ستمبر 2018 سے لے کر اب تک ٹوٹل 1169 فیکٹریاں /کارخانے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں اور کارخانوں سے یکم ستمبر 2018سے اکتوبر2020تک ٹوٹل19 کروڑ2لاکھ2ہزار341 روپے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کیا گیاہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	2018-19	2019-20	2020-21	ٹوٹل
	یکم ستمبر 2018تا30جون 2019	یکم جولائی 2019 تا 30 جون 2020	یکم جولائی 2020تا اکتوبر2020	
آمدن	77480550	94698450	18023341	190202341

(ب) ضلع ساہیوال میں فیکٹری ورکرز کی تنخواہوں کے حوالے سے محکمہ لیبر نے یکم جنوری2020سے 27نومبر 2020 تک87 فیکٹریوں کا معائنہ کرتے ہوئے لیبر قوانین کی خلاف ورزی پر 09 فیکٹریوں کے 46چالان مرتب کر کے متعلقہ عدالت میں جمع کروادیئے ہیں جن کے مقدمے زیر التواہیں۔

(ج) محکمہ لیبر ساہیوال کی کارکردگی کا ذکر جواب جزو(ب) میں بیان کیا گیاہے۔مزید برآں محکمہ لیبر میں قانون Payment of Wages Act, 1936 کے تحت اتھارٹی

ادائیگی اجرت کی عدالت قائم ہے جو کہ فیکٹری مزدوروں کی تنخواہ کی عدم ادائیگی کے کلیم پر فیصلہ صادر کرتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

دائر شُدہ مقدمہ جات کی تعداد	فیصلہ کی تعداد	ڈگری شدہ رقم
58	58	1 کروڑ 76 لاکھ 58 ہزار 436 روپے

فیکٹری مزدوروں کی تنخواہ دلوانے کے لئے مندرجہ ذیل مفصل قانون موجود ہیں اس کے علاوہ کوئی مزید قانون زیر غور نہ ہے۔

1۔ Payment of Wages Act, 1936

2۔ The Punjab Minimum Wages Act, 2019

جھنگ: رجسٹرڈ کارخانوں اور فیکٹریوں سے موصولہ ریونیو و دیگر تفصیلات

*5754: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ضلع جھنگ کی ان فیکٹریوں وکارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جارہا ہے؟

(ج) ضلع جھنگ میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات جاری کئے گئے ہیں؟

(د) ضلع جھنگ کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکنوں کو بروقت اور پوری تنخواہ دلوانے کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت کل 1067 فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) ضلع جھنگ میں ان فیکٹریوں اور کارخانوں سے مبلغ -/60,19,124 (60 لاکھ 19 ہزار 124) روپے سوشل سیکورٹی کنٹری بیوشن ہر ماہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع جھنگ میں فیکٹریوں میں کام کرنے والے ملازمین / صنعتی کارکنان کی کم از کم تنخواہ قانون مجریہ 1961 کے تحت -/17500 روپے مقرر ہے اس سلسلہ میں فیلڈ سٹاف

وقتاً فوقتاً ادارہ جات کی انسپکشن کرتا ہے اور موجودہ قانون پر عملدرآمد نہ کرنے والے ادارہ جات کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس کے تحت مجاز عدالت میں چالان جمع کروائے جاتے ہیں۔

(د) قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور مقرر کردہ تنخواہ بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن /17500 روپے ادا نہ کرنے والے ادارہ جات کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور چالان مجاز عدالت میں جمع کروا دیئے جاتے ہیں۔اس سلسلہ میں ضلع جھنگ میں جنوری 2020 سے لے کر آج تک مختلف ادارہ جات کے مجموعی طور پر 375 چالان مرتب کر کے مجاز عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں اور ان پر تین لاکھ ساٹھ ہزار روپے جرمانہ بھی عائد ہوا ہے۔مزید یہ کہ کم معاوضہ جات کی ادائیگی کے حصول کے لئے دفتر ھذا میں اتھارٹی انڈر پے منٹ آف ویجز ایکٹ 1936 کے تحت عدالت بھی قائم ہے۔

جھنگ: محکمہ محنت کے دفاتر، ملازمین سکولز اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5755: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں جن سے فنڈز محکمہ وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) رجسٹرڈ کارکنوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(و) اس ضلع میں محکمہ مزید کہاں کہاں سکول اور ڈسپنسریاں و ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے کیا محکمہ نے اس ضلع میں کوئی لیبر کالونی بنائی ہے یا بنانے کا ارادہ ہے وضاحت فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) (i) ضلع جھنگ میں محکمہ محنت کا ضلعی دفتر ہے جو کہ بالمقابل تھانہ صدر د جھی روڈ پر واقع ہے جس میں تعینات ملازمین کی تعداد 07 ہے۔

(ii) مذکورہ ضلع میں سوشل سکیورٹی کا ایک سب آفس سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہے اور اس میں 13 ملازمین تعینات ہیں اور ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال بھی سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہے جس میں 53 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) ضلع جھنگ میں محکمہ کے تحت کوئی سکول نہ ہے جبکہ سوشل سکیورٹی کی 07 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ڈسپنسری آشیانہ کاٹن گوجرہ روڈ جھنگ

2۔ ہنزہ سراج شوگر ملز ڈسپنسری درگاہی شاہ جھنگ

3۔ صوفی ٹیکسٹائل ڈسپنسری ملو آنہ موڑ جھنگ

4۔ کشمیر ملز ڈسپنسری نزد موٹروے ٹال پلازہ شور کوٹ کینٹ شور کورٹ

5۔ غازی عباس ولن ملز ڈسپنسری موڑ منڈی جھنگ

6۔ شکر گنج ملز ڈسپنسری اڈا بھون سر گودھا روڈ جھنگ

7۔ حق باہو شوگر ملز ڈسپنسری اٹھارہ ہزاری

(ج) ضلع جھنگ میں 1067 فیکٹریاں اور کارخانے ہیں اور ان سے مبلغ (ساٹھ لاکھ انیس ہزار ایک سو چوبیس) روپے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ہر ماہ وصول کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع جھنگ میں سوشل سکیورٹی کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 5545 ہے۔

(ہ) (i) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کی طرف سے رجسٹرڈ کارکنوں کو اور ان کے اہل خانہ کو مفت علاج معالجہ اور دیگر مالی فوائد دیئے جاتے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ، لاہور ضلع جھنگ کے رجسٹرڈ کارکنوں اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ تعلیمی وظائف کی شرح درج ذیل ہے۔

1600روپے ماہوار	انٹرمیڈیٹ لیول کے لئے	کیٹیگری-I
2500روپے ماہوار	گریجوایشن لیول کے لئے	کیٹیگری-II
3500روپے ماہوار	ماسٹر لیول کے لئے	کیٹیگری-III

طلباء کو دیگر اخراجات (ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہاسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس، کمپیوٹر فیس وغیرہ) بھی ادا کئے گئے۔ جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں رجسٹرڈ کارکنان کی ہر بچی کی شادی پر مبلغ دو لاکھ روپے بطور شادی گرانٹ اور کارکن کی فوتیدگی کی صورت میں لواحقین کو مبلغ چھ لاکھ روپے بطور فوتیدگی گرانٹ ادا کئے جاتے ہیں۔

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا فی الحال کوئی ڈسپنسری یا ہسپتال بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ محکمہ نے لیبر کالونی جھنگ کی 1992 میں تعمیر شروع کی تھی جو کہ 1365 پلاٹس پر مشتمل تھی، شہر سے دور ہونے کی وجہ سے یہ کالونی آباد نہ ہو سکی تھی۔

اوکاڑہ: رجسٹرڈ فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5929: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ میں PESSI سے رجسٹرڈ فیکٹریوں، کارخانوں اور دیگر اداروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سے ماہانہ اور سالانہ کارکنوں کی ویلفیئر کے لئے کتنا فنڈز وصول ہو رہا ہے؟

(ج) ان کارکنوں کے لئے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں اوکاڑہ میں کہاں کہاں ہیں؟

(د) کیا کارکنوں کے بچوں کے لئے اوکاڑہ میں محکمہ کا سکول ہے تو کہاں پر ہے؟

(ہ) اگر اوکاڑہ میں کوئی سکول کارکنوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے نہ ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کب تک اوکاڑہ شہر میں ورکر ویلفیئر سکول قائم کر دیا جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید نیازی):

(الف) اوکاڑہ میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن سے رجسٹرڈ فیکٹریوں، کارخانوں اور دیگر اداروں کی ٹوٹل تعداد 829 ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کو ان فیکٹریوں، کارخانوں اور دیگر اداروں سے ماہانہ ستر لاکھ چوہتر ہزار نو سو پچاس روپے اور سالانہ (آٹھ کروڑ اڑتالیس لاکھ ننانوے ہزار چار سو روپے) سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول ہو رہا ہے۔

(ج) ان کارکنوں کے علاج معالجہ کے لئے 01 ہسپتال اور 05 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جس میں کارکنوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے

1۔کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال ریلوے روڈ اوکاڑہ میں ہے اور یہ 25 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں گردے کی بیماری میں مبتلا لوگوں کے لئے ڈائیلسز کی سہولت بھی موجود ہے۔

2۔سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر بابا فرید شوگر ملز فیصل آباد روڈ اوکاڑہ۔

3۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری رینالہ خورد انوار شہید کالونی رینالہ خورد۔

4۔سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر لاری اڈہ دیپالپور۔

5۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری نزد اوور ہیڈ برج ملتان روڈ حبیب آباد۔

6۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسری عبد اللہ شوگر ملز حجرہ شاہ مقیم۔

(د) کارکنوں کے بچوں کے لئے اوکاڑہ میں محکمہ کا کوئی سکول نہ ہے۔

(ہ) تاحال اوکاڑہ میں کارکنان کے بچوں کے لئے کوئی ورکرز ویلفیئر سکول قائم نہ کیا گیا ہے تاہم ورکرز تنظیموں کے مطالبے کو مد نظر رکھتے ہوئے موزونیت کی جانچ کے بعد سکول قائم کیا جا سکتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم private members کی legislation لیتے ہیں اور پہلا بل The Rashid Latif Khan University Bill 2021 ہے۔

مسودہ قانون راشد لطیف خان یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Rashid Latif Khan University Bill 2021. Ms Momina Waheed or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker, I move:

> "That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 29

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 29 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Momina Waheed may move the motion for passage of the Bill.

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker, I move:

"That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Rashid Latif Khan University Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون پنجاب کمیونٹی سیفٹی میئرز ان سپورٹس اینڈ ہیلتھ کلبز پریمسز 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021. Ms Khadija Umer or any other mover may move the motion for Consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021. Ms Uzma Kardar or any other mover may move the motion for Consideration of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker, I move:

> "That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker, I move:

"That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) یونیورسٹی آف لاہور2021

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Lahore (Amendment) Bill 2021. Mian Shafi Muhammad or any other mover may move the motion for Consideration of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

> "That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 6

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mian Shafi Muhammad may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس لاہور 2021 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Ehsan-ul-Haque may move the motion for leave of the Assembly.

MR EHSAN-UL-HAQUE: Mr Speaker, I move:

> "That leave be granted to introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Mr Ehsan-ul-Haque may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور 2021

MR EHSAN-UL-HAQUE: Mr Speaker, I introduce the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021."
>
> (The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may introduce the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I introduce the Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Institute of Qura'n and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Auqaf and Religious Affairs with the direction to submit its report within two months.

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ، جناب غضنفر عباس، محترمہ عائشہ اقبال، جناب نوید اسلم خان لودھی ، جناب آغا علی حیدر، محترمہ شاہدہ احمد، محترمہ راحیلہ نعیم، جناب منیب الحق، جناب محمد ارشد ملک اور جناب میاں محمد شعیب اویسی قرارداد پیش کرنے سے متعلق قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کرنے کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومتِ پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایوان کی رائے یہ ہے کہ ڈیلی اور کنوینس الاؤنس 3 ہزار سے

5 ہزار، Accommodation الاؤنس 3 ہزار سے 5 ہزار اور ایڈیشنل ٹریول الاؤنس 3 لاکھ سے 6 لاکھ روپے تک کیا جائے۔"

جناب سپیکر: چونکہ پی آئی اے کے کرائے بھی چار پانچ گنا بڑھ گئے ہیں اس لئے تمام اراکین اسمبلی کی طرف سے بڑی reasonable demand آئی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومتِ پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایوان کی رائے یہ ہے کہ ڈیلی اور کنوینس الاؤنس 3 ہزار سے 5 ہزار، Accommodation الاؤنس 3 ہزار سے 5 ہزار اور ایڈیشنل ٹریول الاؤنس 3 لاکھ سے 6 لاکھ روپے تک کیا جائے۔"

چونکہ اس میں کوئی مخالفت نہیں ہے اس لئے قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومتِ پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ اراکین اسمبلی کے الاؤنسز میں اضافہ مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایوان کی رائے یہ ہے کہ ڈیلی اور کنوینس الاؤنس 3 ہزار سے 5 ہزار، Accommodation الاؤنس 3 ہزار سے 5 ہزار اور ایڈیشنل ٹریول الاؤنس 3 لاکھ سے 6 لاکھ روپے تک کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ہاؤس نے یہ قرارداد پاس کی ہے اس حوالے سے تمام ممبران کی طرف سے request ہے کیونکہ یہ بڑا جائز مطالبہ ہے۔ آپ نے فنانس منسٹر اور فنانس سیکرٹری سے بات کرنی ہے کہ وہ اس کو take up کریں تاکہ آئندہ اجلاس میں اسے لے کر آئیں بلکہ وہ اس کو کر دیں۔ یہ بڑی جائز بات ہے۔ اب جناب جاوید کوثر ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب جاوید کوثر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کی فلاح و بہبود کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کی فلاح و بہبود کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کی فلاح و بہبود کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جم خانہ کلب راولپنڈی کی سرگرمیوں کو بحال کرنے کا مطالبہ

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"آج سے تقریباً 16/15 سال قبل آپ کی مہربانی سے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اُس وقت آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب تقریباً ایک ملین روپے کی grant-in-aid بھی جاری کی۔ اس کے بعد عوام کے لئے باقاعدہ ممبر شپ کا آغاز کیا گیا اور سینکڑوں لوگ مقررہ فیس ادا کر کے اس کلب کے ممبر بنے۔ کلب میں آپ کے زیر سایہ اور آپ کی مہربانی کی بدولت جدید سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور کلب میں سنگ بنیاد کی تختی بھی آپ کے نام کی ہی لگی ہوئی ہے۔ جدید سہولیات پر مبنی اس کلب کی وجہ سے راولپنڈی کے شہری آپ کو دعائیں دیتے تھے لیکن بد قسمتی سے آپ کی حکومت کے بعد کسی بھی حکومت نے اس کلب کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی اقدام نہ کیا اور کلب کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن اس کلب کو بند کر کے یہاں کثیر المنزلہ آئی ٹی ٹاور تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور راولپنڈی کی عوام کو کلب کی سہولیات سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو کہ مفاد عامہ کے سراسر خلاف ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ راولپنڈی جم خانہ کلب کی سرگرمیوں کو بحال کیا جائے اور کمشنر راولپنڈی ڈویژن جو کہ اس کلب کو بند کرنے کے دَرپے ہیں، کو منجانب صوبائی حکومت احکامات جاری کئے جائیں کہ وہ اس کلب کو بند کرنے کے اقدامات نہ کریں اور کلب کے موجودہ status کو تبدیل کرنے سے باز و ممنوع رہیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"آج سے تقریباً 16/15 سال قبل آپ کی مہربانی سے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اُس وقت آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب تقریباً ایک ملین روپے کی grant-in-aid بھی جاری کی۔ اس کے بعد عوام کے لئے باقاعدہ ممبر شپ کا آغاز کیا گیا اور سینکڑوں لوگ مقررہ فیس ادا کر کے اس کلب کے ممبر بنے۔ کلب میں آپ کے زیر سایہ اور آپ کی مہربانی کی بدولت جدید سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور کلب میں سنگ بنیاد کی تختی بھی

آپ کے نام کی ہی لگی ہوئی ہے۔ جدید سہولیات پر مبنی اس کلب کی وجہ سے راولپنڈی کے شہری آپ کو دعائیں دیتے تھے لیکن بد قسمتی سے آپ کی حکومت کے بعد کسی بھی حکومت نے اس کلب کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی اقدام نہ کیا اور کلب کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن اس کلب کو بند کر کے یہاں کثیر المنزلہ آئی ٹی ٹاور تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور راولپنڈی کی عوام کو کلب کی سہولیات سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو کہ مفاد عامہ کے سراسر خلاف ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ راولپنڈی جم خانہ کلب کی سرگرمیوں کو بحال کیا جائے اور کمشنر راولپنڈی ڈویژن جو کہ اس کلب کو بند کرنے کے دَرپے ہیں، کو منجانب صوبائی حکومت احکامات جاری کئے جائیں کہ وہ اس کلب کو بند کرنے کے اقدامات نہ کریں اور کلب کے موجودہ status کو تبدیل کرنے سے باز و ممنوع رہیں۔"

اس حوالے سے عجیب بات یہ ہے کہ اتنی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے اس کو نہیں چلنے دیا لیکن جب موجودہ حکومت آئی ہے تو وہاں کمشنر صاحب کو کوئی مسئلہ بن گیا ہے۔ اب پتا نہیں اُن کو کیا مسئلہ بن گیا ہے کہ وہ multi stories آئی ٹی ٹاور تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور ماشاء اللہ وہ خود ہی فیصلے کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے راولپنڈی کی عوام اور ممبران میں بڑی resentment پائی جاتی ہے۔ راجہ صاحب! جب اتنا بہترین چل رہا ہے تو اس میں کمشنر کو کیا تکلیف ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں کچھ گزارش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! جب آپ چیف منسٹر تھے تو راجہ صاحب اس کے mover تھے تب آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے کلب کے لئے ایک خطیر رقم دی تھی جس کلب سے شہر کی عوام محروم تھی۔ اس رقم کا استعمال ہو چکا ہے، جِم اور دوسری چیزیں بھی بن چکی ہیں۔ اُس وقت آپ نے تختی لگاتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ open spaces are the lungs of the cities یعنی شہروں کے اندر کھلی جگہیں رہنی چاہئیں۔ یہ جو

concrete forest بن رہے ہیں اُن سے ہمیں اجتناب کرنا چاہئے۔ پچھلے دنوں جب چیف منسٹر صاحب وہاں گئے تو انہوں نے visit کے دوران آپ کا اسم شریف لیتے ہوئے تعریف کی کہ چودھری صاحب نے اتنی اچھی چیز بنائی ہے لیکن آپ نے بجا فرمایا ہے کہ وہاں کے کمشنر کے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ قیمتی چیز ہے بلکہ ہر چیز ہی قیمتی ہوتی ہے جس طرح مینارِ پاکستان بھی بڑی قیمتی جگہ پر موجود ہے۔ آپ نے جو فیصلہ کیا تھا وہ بڑا اچھا فیصلہ تھا۔ اُس شہر کو مزید کلب کی بھی ضرورت تھی لیکن آپ نے پہلا جم خانہ بنانے کی منظوری دی۔ اب کافی بلڈنگ بن چکی ہے بلکہ لوگ voluntarily کمرے بھی بنا کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں پر آپ کے اس عمل اور اقدام کو سراہا جاتا ہے لہٰذا اس قرارداد کے ذریعے message جائے گا تو اِنشاءاللہ تعالیٰ یہ قائم رہے گا۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب نے وہاں یہ بھی کہا تھا کہ میں اس طرح کا کلب ملتان اور ڈی جی خان میں بھی بنانا چاہتا ہوں۔ کیا کمشنر اُن کی آواز نہیں سُن رہا تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور add کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں قرارداد میں بھی لفظ گورنمنٹ لکھا گیا ہے۔ Government means Chief Minister and his Cabinet. ابھی recently چیف منسٹر صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے جنہوں نے واضح طور پر احکامات دیئے ہیں کہ اس کو چلنا چاہئے لیکن کمشنر اگر حکومت کی مرضی کے برعکس کوئی اقدام کرنا چاہتا ہے تو اس سے گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہاں statement دیتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کا اس کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ اس کو چلانا چاہتے ہیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ یہ minutes میں باقاعدہ ریکارڈ کیا جائے کہ اگر کمشنر وہاں پر کوئی پیش رفت کرنا چاہتا ہے تو گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر نہیں کر سکتا۔ شکریہ

جناب سپیکر: پہلے قرارداد پر question put کر لوں اس کے بعد میں نے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "آج سے تقریباً 15/16 سال قبل آپ کی مہربانی سے راولپنڈی میں جم خانہ کلب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اُس وقت آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے بطور وزیر

اعلیٰ پنجاب تقریباً ایک ملین روپے کی grant-in-aid بھی جاری کی۔ اس کے بعد عوام کے لئے باقاعدہ ممبر شپ کا آغاز کیا گیا اور سینکڑوں لوگ مقررہ فیس ادا کر کے اس کلب کے ممبر بنے۔ کلب میں آپ کے زیر سایہ اور آپ کی مہربانی کی بدولت جدید سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور کلب میں سنگ بنیاد کی تختی بھی آپ کے نام کی ہی لگی ہوئی ہے۔ جدید سہولیات پر مبنی اس کلب کی وجہ سے راولپنڈی کے شہری آپ کو دعائیں دیتے تھے لیکن بد قسمتی سے آپ کی حکومت کے بعد کسی بھی حکومت نے اس کلب کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی اقدام نہ کیا اور کلب کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن اس کلب کو بند کر کے یہاں کثیر المنزلہ آئی ٹی ٹاور تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور راولپنڈی کی عوام کو کلب کی سہولیات سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو کہ مفاد عامہ کے سراسر خلاف ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ راولپنڈی جم خانہ کلب کی سرگرمیوں کو بحال کیا جائے اور کمشنر راولپنڈی ڈویژن جو کہ اس کلب کو بند کرنے کے دَرپے ہیں، کو منجانب صوبائی حکومت احکامات جاری کئے جائیں کہ وہ اس کلب کو بند کرنے کے اقدامات نہ کریں اور کلب کے موجودہ status کو تبدیل کرنے سے باز و ممنوع رہیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب یہ معاملہ ہاؤس کے پاس آ گیا ہے اور یہ ہاؤس کی custody میں ہے۔ جس کمیٹی کو میں Head کر رہا ہوں اُس کمیٹی میں کمشنر کو حاضر کریں۔ کمشنر کو پہلے ہی یہ کہہ دیں کہ جو اس کے پاس ریکارڈ ہے وہ ایک ہی دفعہ لے کر آئے اور اس کے بعد اس کے ساتھ اِنشاء اللہ قانون کے مطابق ہی انصاف ہو گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

مارکیٹ میں کھاد شارٹ ہونے کی وجہ سے قیمت میں کئی گنا اضافہ

جناب سپیکر: جی، محترم شاہ صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں اس لئے ان کو نہ روکا کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تہاڈی بڑی مہربانی۔ میں جناب دی وساطت نال حکومت دی توجہ دلانا چاہنا آں کہ مہنگائی تے بہت زیادہ اے تے ہر آدمی ایس توں متاثر اے۔ ہُن گندم دی بیجائی دا موسم اے تے ڈی اے پی بازار وچ نئیں مِل رئی تے ساڑھے گیارہ ہزار روپے اوہدا ریٹ اے فیر ترلیاں نال دے رئے نیں۔ یوریا کھاد وِی مارکیٹ وچ shortاے تے 2500روپے فی بوری دے حساب نال مِل رئی اے۔ جدوں وی زراعت دی ترقی دی گل ہوندی اے تے حکومت اوہدے اتے دعوے کردی اے کہ اسیں اپنے ٹائم وچ زراعت نوں بڑاpromote کیتا اے تے زراعت وچ اسیں بڑے ریلیف دتے نیں۔ اگر بارش ہو جاوے تے موساں آلی جہیڑی وزیر اے اوہ آکھدی اے کہ ایہہ ساڈی وجہ توں ہوئی اے۔

جناب سپیکر: تے ٹھیک اے ناں۔ اوہ درخت تے لگوارئے نیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اوہناں دی وجہ توں ای ہوئے گی لیکن اسیں آکھدے آں کہ اینہوں حکومتی ریلیف تے نئیں ہونا چاہیدا کیوں جے اللہ تعالیٰ ساڈے تے کوئی مہربانی کردا اے تے اوہداcredit وی ایہہ لیندے نیں۔ تسیں چینی ویکھ لوو کہ پچھلی دفعہ جدوں ساڈا گنا 210 روپے داسی اودوں چینی 50 / 40 تے 60 روپے تک گئی لیکن ہُن گنا 225 روپے دا ہویا اے پَر چینی 160 روپے دی ہو گئی اے۔ گنا جدوں گھٹ ہندا اے اوس ویلے حکومت credit لیندی اے۔ حکومت طلب تے رسد نوں وی اپنی کامیابی قرار دیندی اے۔

جناب سپیکر! کسان پِس چکیا اے آج DAP نہیں ملدی، گندم دی کاشت نہیں ہووے گی، کل نوں گندم دا بحران ہووے گا۔ اج 3 ہزار روپے دی آٹے دی بوری ملدی اے، ایہہ کل مزید مہنگا ہو جائے گا۔ اگر آٹا مہنگا نہ ہووے تے کاشت کار مر جاوے گا۔ ساڈی حکومت دیاں پالیسیاں پتا نہیں کتھے بن رہیاں نیں تے کون بنا رہیا اے۔ میں جناب دی توجہ ایس پاسے دوانا چاہناں آں کہ پٹرولیم دی مصنوعات دی قیمتاں وچ 4 روپے ماہانہ تے ٹیکس دی مد وچ مارچ تک 30 روپے اضافہ ہونا اے تے جنوری یا فروری تک پٹرول 200 روپے دا لیٹر ہو جائے گا۔ بجلی دی قیمت

وی بتدریج ودھنیاں نیں۔ حکومت دا اعلان اے کہ شوکت ترین صاحب نے ایہہ بیان دتا اے کہ میں اوہناں دی گل کر رہیا آں کہ اگر پٹرول دو سو روپے لیٹر ہو جائے تے مہنگائی دا کی عالم ہووے گا۔ میں جناب دی توجہ دلوانا چاہناں آں کہ IMF دی جو وی شرائط نیں ساڈی حکومت IMF دے اگے بالکل لمی پے گئی اے۔ IMF نال جیہڑا معاہدہ ہویا اے اوہدے وچ 180 ارب روپے IMF نے دینے نیں۔ ایہدے بدلے وچ ساڈے کولوں 200 ارب روپے دے ترقیاتی پروگرام وچ کٹ لایا جائے گا۔ ساڑھے 3 سو ارب روپے دی subsidy ختم ہو رہی اے جیہدا عام آدمی نوں relief سی او ختم کیتی جا رہی اے۔ ساڑھے 5 سو ارب روپے عوام دی جیب وچوں کڈ کے تے IMF سانوں 180 ارب روپے دے رہی اے۔ اسیں کہڑے پاسے جا رہے آں۔ ساڈا کی بنے گا میں ایتھے ہاؤس وچ کھپ کھپ کے بہہ گیا آں۔

جناب سپیکر! مہنگائی اُتے گل کرو تے زراعت اُتے گل کرو۔ اسیں تباہی اور بربادی دے دہانے اُتے کھلوتے آں۔ ساڈی حکومت ہوش دے ناخن لین دا سوچ وی نئیں رئی اور صوبائی حکومت دا تے حق بن دا کہ نہ سوچے کیونکہ بزدار صاحب دی سربراہی وچ سوچ اُتے پابندی اے۔

جناب سپیکر! مرکزی حکومت تے سوچے، مرکزی حکومت نے ایہہ ٹھوکیا اے جیہڑا میں دس ریاں۔ ساڑھے پانچ سو ارب روپے داڈاکا اے عوام دی جیب اُتے۔ ترقیاتی پروگرام اگر ختم کر دِتا جائے گا، ساڈے ول تے اگے کوئی کم نہیں رئیا تے جیہڑے 40 فیصد پنجاب دے وچ ہو رئیا اے او وی رُک جائے گا۔ ایہہ جیہڑے حکومتی ایم پی ایز بیٹھے ہوئے نیں اینہاں نوں وی کوئی پیسا نئیں ملے گا۔ جیہڑا عوام نوں ساڑھے تین سو ارب دی سب سڈی آئی او ہ ختم ہو جائے گی۔ سات سو یا آٹھ سو روپے دیہاڑی لین والے مزدور دا بجٹ کوئی اکانومسٹ مینوں بنا کے دس دیوے۔ کسی کول کوئی ایدا حل نئیں۔

جناب سپیکر! ہسپتالاں وچ تباہی مچی پئی اے۔ مینوں اج صبح ایک مریض نے فون کیتا تے میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ نوں گزارش کر کے اوہدیاں دوائیاں اونہوں دلائیاں نیں۔ ایہہ حالت

اے کہ اک مریض مر داپیااے اوہدے ورثاء کھلوتے نیں یا ایہہ مر جاوے یا کوئی مسیحا او نہوں دوائی دے جاوے لیکن ہسپتال وچ دوائی کوئی نئیں۔

جناب سپیکر! تعلیم داحال وی تُسی ویکھ لو۔ تعلیم واسطے وی جج لانے پے گئے نیں جیہڑے کہ ہُن جاکے استاداں دے ایمان چیک کرن گے کہ اینہاں داایمان درست ہے یا نئیں۔ محکمے تباہ ہو رئے نیں، ادارے برباد ہو رئے نیں، مہنگائی سر پاڑی جاندی اے، لا قانونیت داایہہ عالم اے کہ نو، نو بندے دن دیہاڑے مار دِتے جاندے نیں تے کوئی پُچھن والا نئیں۔ میں ایتھے چیلنج کر کے آکھداں کہ کوئی وزیر کھلو کے دس دیوے کہ اس حکومت دی سوا تین سالاں وچ ایہہ پالیسی آئی، ایہہ ساڈیاں achievements نیں تے میں استعفیٰ دین نوں تیار واں۔ کوئی کم نئیں ہو رئیا۔ 12 کروڑ لوگاں داصوبہ اے تے خدا شاہد اے کہ ایہہ صوبہ لاوارث اے۔ کوئی اوہندی آواز نئیں، ساڈاجیہڑا این ایف سی کھالوے ساڈے تے وزیراعلیٰ نوں ایہہ جرات نئیں کہ او جاکے آکھے کہ یار ایہہ میرا این ایف سی دا حصہ سی تے اے کیوں ماریا جار ئیااے۔ میرے پنجاب وچ تے پہلے ای کوئی سہولت نئیں۔

جناب سپیکر! اریگیشن برباد ہو گیا اے، کوئی کسی ٹیل دے اُتے پانی نئیں جار ئیا شاید منسٹر صاحب دے ضلع وچ جاندا ہووے۔ فیصل آباد، جھنگ، چنیوٹ تے کدھرے ای پانی نئیں جے۔ بجلی اتنی مہنگی ہو گئی اے کہ کاشت کار اپنے فصلاں نوں سیر اب نئیں کر سکدا۔ خدارا خدارا! کوئی دن رکھ لو تے ایہندے اُتے debate کرالو۔ عوام جیہڑی اے French Revolution دا پتا اے۔ ساریاں ایہہ پڑھیا اے۔ اینہاں نے ساڈے منہ وچوں نوالے کھوہ لینے نیں۔ اشارے تے گڈی رُک دی اے تے بھکاری گھسن مار دے نیں تے شیشے توڑ کے کوشش کر دے نیں کہ اینہاں کولوں کُجھ لے لیا جاوے۔ اگر نا دیو تے اوہ بُڑبُڑاندے واپس جاندے نیں تے گالاں کڈھ رئے ہوندے نیں۔

جناب سپیکر! تہاڈے کول تے لاہور وچ دو لنگر خانے ہون گے کیویں ساری قوم نوں لنگر خانیاں تے لا دیو گے؟ اس قوم لئی کُجھ کرو۔ اسیں تباہی ول جار ئیاں اور تہاڈا دور دو سال بعد مُک جانا اے۔ تُساں نویں پارٹی وچ چلے جاناں تے اسیں اِسے جماعت وچ رہناں اے اور اسیں ذلیل وخوار ہو جانا اے۔

جناب سپیکر! لوک تہاڈے ول ویکھ دے نیں۔ تُسیں ذمہ دار او تے تُسی سیاست دان او۔ اوتھے اک کھلاڑی دے ہتھ وچ ساڈی ساری جان اے جی اور سارے سیاست دان خاموش ای بیٹھے نیں تے انتظار کر رہئے آں کہ کوئی آئے گا تے اوہ ساڈے بھاگ جگا جائے گا۔ میرا خیال اے کہ ممکن نئیں۔ میں اجازت چاہناں تہاڈی بڑی مہربانی کہ تُسیں مینوں گل کرن دِتی تے میں امید کرناں کہ تُسیں کُجھ کروگے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ویسے یہ چیزیں Agricultures related ہیں تو اُنہیں کہیں کہ گھر واپس آ جائیں، ہم نے وزیر زراعت کو کیا کہنا ہے کیونکہ زیادہ تو اِنہی کا کام ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اُن سے request کروں گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اُن سے request کریں کہ یہ اسمبلی اُنہیں کچھ نہیں کہتی اور آپ آ کر اِنہیں تسلی دے دیں۔ کھاد تے تُساں دینی نئیں دینی لیکن تسلی تے دیو کیونکہ اوہندے تے پیسے وی نئیں لگ دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ آخر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ "تساں پارٹی چھڈ کے کِدھرے ہور ٹُر جاناں اے تے اساں ایتھے ای رہنا تے ذلیل ہو جاناں" یعنی اسیں اپنی پارٹی وچ رہناں تے ذلیل ہو جاناں۔ تے تُسیں اُس ذلالت توں بچو تے کِدھرے ہور ٹُر جاؤ کیونکہ جو کُجھ تہاڈے نال ہونا اے تہانوں ہُن توں ای پتہ اے۔ اوہ تے ہُن توں ای پتہ اے کہ اینہاں نال ہونا کی اے؟ (قہقہے)

جناب سپیکر! جس طرح شاہ صاحب نے ایک بھیانک picture paint کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو ماسوائے افسوس کے میں اس پر اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے ڈیڑھ سو ارب روپے کا ریلیف پیکیج غریبوں کے لئے دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ پورے پنجاب میں ہیلتھ کارڈ دیئے جا رہے ہیں جس سے پنجاب میں لوگوں کا مُفت علاج کرایا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مہنگائی کو ہم defend نہیں کر رہے اور ایک انٹرنیشنل phenomenon ہے کہ مہنگائی ہے جسے دُور کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ مزید اقدامات کئے جائیں گے۔ شاہ صاحب سے زیادہ ہمیں فِکر ہے اور اس بات کی فِکر ہے کہ عوام نے ہمیں mandate دیا تھا جس پر ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ پُورا اُترنا ہے اور عوام کے مسائل کو حل کرنا ہے۔

Thank you sir

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(82)/2021/2694. Dated: 25th November, 2021. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi**, Acting Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **23rd November, 2021 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 25th November, 2021

PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety in students due to admissions on liking, disliking policy in Government College University Lahore 64
-Approval of illegal maps with involvement of Multan Development Authority 88
-Demand for adding Thal and Khushab in special zone established according to government notification 116
-Functionalization of Gymkhana Club Rawalpindi 89

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-26th October, 2021 3
-27th October, 2021 31
-17th November, 2021 73
-19th November, 2021 97
-22nd November, 2021 123
-23rd November, 2021 153

AKHTAR ALI, CHAUDRY
QUESTION regarding-
-Details about division of zones and procedure of tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 134

ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about advanced facilities provided in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 175
-Details about contribution fund of Social Security office Faisalabad *(Question No. 2683*)* 165
-Details about dispensaries of Labour Department in city Faisalabad *(Question No. 2681*)* 162
-Details about offices, employees, schools and dispensaries of Labour Department in Jhang *(Question No. 5755*)* 179
-Details about registration of house owners and domestic workers *(Question No. 5958*)* 170
-Number of factories in Faisalabad and details about deaths due to blast of boilers in 2018 to till date *(Question No. 4447*)* 173
-Number of register factories in Okara *(Question No. 5929*)* 180
-Revenue collected from registered factories in Jhang *(Question No. 5754*)* 177
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 176

AUTHORITIES-
-Of the House 9, 75

PAGE NO.

B

BILLS-
-The Grand Asian University, Sialkot Bill 2021 *(Introduced in the House)* 51
-The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 191
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 50
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021*(Considered and passed by the House)* 53-54
-The Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021 *(Introduced in the House)* 23
(Considered and passed by the House) 183-185
-The Punjab General Provident Investment Fund (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 50
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 192
-The Punjab Pension Fund (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 50
-The Rashid Latif Khan University Bill 2021 *(Introduced in the House)* 22
(Considered and passed by the House) 182-183
-The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 21
(Considered and passed by the House) 188-190
-The University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 25
(Considered and passed by the House) 186-188

C

CABINET-
-Of the Punjab 9, 75
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Dacoity and gang-rape with girl in area of Basirpur 141
-Details about dacoity in area of Chhant Ghar Police Station Bhera,Sargodha 139
CONDOLENCE-
-One minute silent quite for death of Mr. Peter Gill (MPA) 17

D

DISCUSSION On-
-Inflation 37

E

EHSAN-UL-HAQUE, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 191

PAGE NO.

MOTION regarding-
-The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 190
EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about division of zones and procedure of tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 134
-Details about Income and Property Tax collect in district Sahiwal *(Question No. 1271*)* 128
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-PAC-II 161

F

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CHAUDHRY *(Parliamentary Secretary for Excise, Taxation & Narcotics Control)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about division of zones and procedure of tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 134
-Details about Income and Property Tax collect in district Sahiwal *(Question No. 1271*)* 128
FATEHA KHWANI ***(Condolence)-***
-On sad demise of brother of Chaudhry Liaqat Ali, MPA 127
-On sad demises of Dr. Abdul Qadeer Khan (Late), honourable member Mr. Nishat Ahmed Khan Daha (Late) (MPA), honourable member Mr. Muhammad Parvez Malik (Late) (MNA) and murdered persons by firing of dacoits in Sadiqabad 17
-On sad demises of Mother of Abdul Haye Dasti MPA, father of Makhdum Raza Hussain Bukhari MPA, Brother of Javed Ansari MPA 83

G

GHULAM QASIM HINJRA, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Anxiety in students due to admissions on liking, disliking policy in Government College University Lahore 64

H

HASSAN MURTAZA, SYED
POINT OF ORDER regarding-
-Increase in prices of fertilizer due to shortage of availablity in market 200
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTION regarding-
-Number of factories in Faisalabad and details about deaths due to blast of boilers in 2018 to till date *(Question No. 4447*)* 173

PAGE NO.

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Dacoity and gang-rape with girl in area of Basirpur 141

J

JAVED KAUSAR, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Functionalization of Gymkhana Club Rawalpindi 89
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 195
RESOLUTION regarding-
-Demand for restoring activities in Gymkhana Club Rawalpindi 195

K

KHADIJA UMER MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021 184
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 26, 144
RESOLUTIONS regarding-
-Demand for including affidavit of Khatam-e-Nabuwat in Nikkah form under Family Laws Ordinance 1961 26
-Demand to ensure conducting assembly in educational institutes 145
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Serious errors in book of Islamiat published under equal syllabus 106
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for awarding permanent membership of Chenab Club to MPAs of Faisalabad 159

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about advanced facilities provided in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 174
-Details about contribution fund of Social Security office Faisalabad *(Question No. 2683*)* 164
-Details about dispensaries of Labour Department in city Faisalabad *(Question No. 2681*)* 162

	PAGE NO.
-Details about offices, employees, schools and dispensaries of Labour Department in Jhang *(Question No. 5755*)*	178
-Details about registration of house owners and domestic workers *(Question No. 5958*)*	169
-Issuance of Hygiene Card to factory workers in the province *(Question No. 3547*)*	172
-Number of factories in Faisalabad and details about deaths due to blast of boilers in 2018 to till date *(Question No. 4447*)*	173
-Number of register factories in Okara *(Question No. 5929*)*	180
-Revenue collected from registered factories in Jhang *(Question No. 5754*)*	177
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)*	175

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

M

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
POINT OF ORDER regarding-

-Non presence of ministers and parliamentary secretaries in the House	110

MOMINA WAHEED, MS.
BILLS *(Discussed upon)-*

-The Rashid Latif Khan University Bill 2021	182
-The University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021	25

MOTION regarding-

-Leave of grant to introduce the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021	24

MOTIONS regarding-

-Leave of grant to introduce the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021	23
-Leave of grant to introduce the Rashid Latif Khan University Bill 2021	21
-Leave of grant to introduce the University of Lahore (Amendment) Bill 2021	20
-Leave of grant to introduce the University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021	24
-Suspension of rules for presentation of a resolution	26,51, 65,144,192,195
-The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021	190
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021	191

PAGE NO.

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 21
MOTION regarding-
-Leave of grant to introduce the University of Lahore (Amendment) Bill 2021 20
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Blast in factory of fireworks in Makoana, Faisalabad 109
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Improper behavior of management with sugarcane growers in Rahim Yar Khan 101
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about advanced facilities provided in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 174
-Details about Income and Property Tax collect in district Sahiwal *(Question No. 1271*)* 128
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 175
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Inflation 55
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Grand Asian University, Sialkot Bill 2021 51
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 50
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021 53
-The Punjab General Provident Investment Fund (Amendment) Bill 2021 50
-The Punjab Pension Fund (Amendment) Bill 2021 50
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Dacoity and gang-rape with girl in area of Basirpur 142
-Details about dacoity in area of Chhant Ghar Police Station Bhera, Sargodha 140
MOTION regarding
-Suspension of rules for presentation of a resolution 51
ORDINANCES *(Laid on the table of the House)-*
-The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 92
-The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 49
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 49

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-
-Demand for fixing alternate day for general discussion on Agriculture 146
REPORTS *(Laid in the House)*-
-The Accounts of 190 Union Councils of South Punjab 116
-The Performance Audit Report on Construction of Bridge over River Ravi for Metro Bus System, Lahore 116
-The Punjab Community Safety Measures in Health and Sports Clubs Premises Bill 2021 (Bill No. 67 of 2021) 88
-The Thal University Bhakkar Bill 2021 118
MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of the Opposition)*
DISCUSSION On-
-Inflation 37
MUHAMMAD MUAZZAM SHER, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for adding Thal and Khushab in special zone established according to government notification 116
MUHAMMAD SALMAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Approval of illegal maps with involvement of Multan Development Authority 88
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about dacoity in area of Chhant Ghar Police Station Bhera, Sargodha 139
QUESTIONS regarding-
-Details about contribution fund of Social Security office Faisalabad *(Question No. 2683*)* 164
-Details about dispensaries of Labour Department in city Faisalabad *(Question No. 2681*)* 162
MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTION regarding-
-Number of register factories in Okara *(Question No. 5929*)* 180

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-26th October, 2021 16
-27th October, 2021 34
-17th November, 2021 82
-19th November, 2021 100
-22nd November, 2021 126
-23rd November, 2021 158
NOTIFICATION of-
-Summoning of 36th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th October, 2021 1

PAGE NO.

-Summoning of 37th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 17th November, 2021 71
-Prorogation of 36th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th October, 2021 68
-Prorogation of 37th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 17th November, 2021 204

O

OATH OF OFFICE by-
-Youdester Chohan, Mr. 101
OFFICERS-
-Of the House 14, 80
ORDINANCES *(Laid on the table of the House)-*
-The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 92
-The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 49
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 49

P

PANEL OF CHAIRMEN-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 36rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th October, 2021 17
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 37th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 17th November, 2021 83
PARLIAMENTARY SECRETARIES-
-Of the Punjab 12, 78
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL
-See under Faisal Farooq Cheema, Chaudhry

	PAGE NO.
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for awarding permanent membership of Chenab Club to MPAs of Faisalabad	159
-Demand for fixing alternate day for general discussion on Agriculture	146
-Demand for renovation of historical Sher Shah Soori Mosque at Bhera Interchange	103
-Improper behavior of management with sugarcane growers in Rahim Yar Khan	101
-Increase in prices of fertilizer due to shortage of availablity in market	200
-Non presence of ministers and parliamentary secretaries in the House	110
PROROGATION-	
-Notification of prorogation of 36th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th October, 2021	68
-Notification of prorogation of 37th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 17th November, 2021	204
Q	
QUESTIONS regarding-	
EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-	
-Details about division of zones and procedure of tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)*	134
-Details about Income and Property Tax collect in district Sahiwal *(Question No. 1271*)*	128
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-	
-Details about advanced facilities provided in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)*	174
-Details about contribution fund of Social Security office Faisalabad *(Question No. 2683*)*	164
-Details about dispensaries of Labour Department in city Faisalabad *(Question No. 2681*)*	162
-Details about offices, employees, schools and dispensaries of Labour Department in Jhang *(Question No. 5755*)*	178
-Details about registration of house owners and domestic workers *(Question No. 5958*)*	169
-Issuance of Hygiene Card to factory workers in the province *(Question No. 3547*)*	172
-Number of factories in Faisalabad and details about deaths due to blast of boilers in 2018 to till date *(Question No. 4447*)*	173
-Number of register factories in Okara *(Question No. 5929*)*	180
-Revenue collected from registered factories in Jhang *(Question No. 5754*)*	177
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)*	175

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTION regarding-
-Issuance of Hygiene Card to factory workers in the province *(Question No. 3547*)* 172

RAHEELA NAEEM, MRS.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 192
QUESTIONS regarding-
-Details about offices, employees, schools and dispensaries of Labour Department in Jhang *(Question No. 5755*)* 178
-Revenue collected from registered factories in Jhang *(Question No. 5754*)* 177
RESOLUTION regarding-
-Demand for increasing Allowances of MPAs according to inflation 193

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-26th October, 2021 15
-27th October, 2021 33
-17th November, 2021 81
-19th November, 2021 99
-22nd November, 2021 125
-23rd November, 2021 157

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Accounts of 190 Union Councils of South Punjab 116
-The Performance Audit Report on Construction of Bridge over River Ravi for Metro Bus System, Lahore 116
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 39 of 2021) 19
-The Punjab Community Safety Measures in Health and Sports Clubs Premises Bill 2021 88
-The Rashid Latif Khan University Bill 2021 (Bill No. 66 of 2021) 92
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 (Bill No. 43 of 2020) 92
-The Thal University Bhakkar Bill 2021 118
-The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 65 of 2021) 92
-The University of Management and Technology Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 68 of 2021) 92

RESOLUTIONS regarding-
-Demand for including affidavit of Khatam-e-Nabuwat in Nikkah form under Family Laws Ordinance 1961 26
-Demand for increasing Allowances of MPAs according to inflation 193
-Demand for providing gas connections in villages of Chiniot and Pindi Bhattian 66
-Demand for restoring activities in Gymkhana Club Rawalpindi 195
-Demand to ensure conducting assembly in educational institutes 145

S

SABRINA JAVAID, MS.
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Rashid Latif Khan University Bill 2021 (Bill No. 66 of 2021) 92
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 (Bill No. 43 of 2020) 92
-The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 65 of 2021) 92
-The University of Management and Technology Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 68 of 2021) 92

SAJID AHMED KHAN, MR.
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021 192
-The Rashid Latif Khan University Bill 2021 22

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-PAC-II 161
MOTIONS regarding-
-Leave of grant to introduce the Rashid Latif Khan University Bill 2021 21
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2021 191
SHAFI MUHAMMAD, MIAN
BILL *(Discussed upon)-*
-The University of Lahore (Amendment) Bill 2021 188
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for renovation of historical Sher Shah Soori Mosque at Bhera Interchange 103
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Non availability of Gynecologist in THQ Hospital Bhera 108
SUMMONING-
-Notification of summoning of 36th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th October, 2021 1
-Notification of summoning of 37th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 17th November, 2021 71

U

USMAN MEHMOOD, SYED
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 65
RESOLUTION regarding-
-Demand for providing gas connections in villages of Chiniot and Pindi Bhattian 66
UZMA KARDAR, MS.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021 23
-The University of Management and Technology, Lahore (Amendment) Bill 2021 186
MOTION regarding-
-Leave of grant to introduce the Punjab Community Safety Measures in Sports and Health Club's Premises Bill 2021 23
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Abundance of illegal Ching Chi rickshaws in the province 106

PAGE NO.

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 39 of 2021) 19

Y

YOUDESTER CHOHAN, MR.
-Oath of office 101

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA
QUESTION regarding-
-Details about registration of house owners and domestic workers *(Question No. 5958*)* 169
ZERO HOUR NOTICES regarding-
-Abundance of illegal Ching Chi rickshaws in the province 106
-Blast in factory of fireworks in Makoana, Faisalabad 109
-Non availability of Gynecologist in THQ Hospital Bhera 108
-Serious errors in book of Islamiat published under equal syllabus 106